استغفر الله

حضرت مخدوم فقیہ علی مہائمی کی ایک نایاب تصنیف
عربی متن اور آسان اردو ترجمے کے ساتھ

شرح

سید الاستغفار

مصنّف

قطب کوکن امام ربانی حضرت

مخدوم فقیہ علی بن احمد مہائمی شافعی رحمۃ اللہ علیہ

(۷۷۶ھ-۸۳۵ھ)

ترجمہ و تحقیق

مفتی فاروق خاں مہائمی مصباحی

ناشر

مولا علی ریسرچ سینٹر، مینارہ مسجد ممبئی

حضور شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ بارہا فرمایا کرتے تھے
"مینارہ مسجد اولیا اللہ کی راجدھانی ہے"

مسجدِ مینارہ کا منظر ہے کچھ ایسا حسیں
ممبئی میں کوئی مسجد اس کی ہم رُتبہ نہیں

شاہ عبد اللہ اور حضرت مظفر کے طفیل
بن گئی ہے یہ سراپا گلشنِ خلدِ بریں

آل و اصحابِ نبی کے عشق کا مرکز ہے یہ
اولیا اللہ کی ہے راجدھانی یہ زمیں

(از: حافظ محمد بلالؔ اشرفی)

سراجِ منارہ مسجد

حضرت مولوی سید عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید مظفر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ

پنجتن پاک

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم

حضرت سیدتنا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ

حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ

عشرہ مبشرہ

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم

حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدنا سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدنا زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدنا عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ائمہ اہل بیت

حضرت
امام علی
کرم اللہ وجہہ الکریم

حضرت
امام حسن
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت
امام حسین
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت
امام زین العابدین
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت
امام محمد باقر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت
امام جعفر صادق
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت
امام موسیٰ کاظم
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت
امام علی رضا
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت
امام محمد تقی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت
امام علی نقی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت
امام حسن عسکری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت
امام محمد مہدی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ائمہ اربعہ

الامام الاعظم
ابو حنیفہ النعمان
رضی اللہ عنہ

امام دار الہجرۃ
مالک بن انس
رضی اللہ عنہ

الامام المجدد
محمد بن ادریس الشافعی
رضی اللہ عنہ

الامام المبجل
احمد بن حنبل
رضی اللہ عنہ

حضرت مخدوم فقیہ علی مہائمی کی ایک نایاب تصنیف

عربی متن اور آسان اردو ترجمے کے ساتھ

شرح سیدِ الاستغفار

مصنف

قطب کوکن امامِ ربانی حضرتِ

مخدوم فقیہ علی بن احمد مہائمی شافعی

علیہ الرحمہ (۷۷۶ھ-۸۳۵ھ)

ترجمہ و تحقیق

مفتی فاروق خاں مہائمی مصباحی

ناشر:

مولا علی ریسرچ سینٹر، مینارہ مسجد، ممبئی

©جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں

سلسلۂ اشاعت نمبر:2

نامِ کتاب : شَرۡحُ سَیِّدِ الۡاِسۡتِغۡفَارۡ

مصنف : قطبِ کوکن حضرتِ مخدوم فقیہ علی مہائمی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ وتحقیق : مفتی فاروق خان مہائمی مصباحی

maulaaliresearchcentre13@gmail.com

نظرِ ثانی : مولانا مظہر حسین علیمی ،استاذ جامعہ غوثیہ نجم العلوم،ممبئی

حافظ محمد بلال اشرفی

اشاعتِ اول : ۱۴۴٦ھ-2025ء

ناشر : مولاعلی ریسرچ سینٹر، مینارہ مسجد، ممبئی۔400003

صفحات : 76

ہدیہ : دعاے خیر

ISBN: 978-81-982491-6-6

ملنے کے پتے

مولاعلی ریسرچ سینٹر، مینارہ مسجد، ممبئی-3	7021960871
خانقاہِ اشرفیہ، برج قادری، ممبئی-8	9167334438
مولانا مظہر حسین علیمی، ممبئی	7021333375
مترجم کتاب فاروق خان مہائمی مصباحی	7860311024

فہرستِ مضامین

عرضِ ناشر:5

تقریظِ جلیل:7

مقدمہ:10

مشمولات	صفحہ	مشمولات	صفحہ
کتاب کیسے ہاتھ لگی	11	''شَرحُ سَیِّدِالاِستِغفَار'' کس کی تصنیف ہے؟	13
پہلا مخطوطہ	11	ہم نے جو کام کیا	13
دوسرا مخطوطہ	12	اظہارِ تشکر	14

مختصر سوانح حضرتِ مخدوم فقیہ علی مہائمی رحمۃ اللہ علیہ:16

ولادت	16	صوفیانہ مسلک	26
نام ونسب	17	شیخ محی الدین ابن عربی کی پیروی	26
تعلیم وتربیت	18	وفات	28
مسندِ تدریس	23	قلمی یادگاریں	28
تلامذہ	23	جن کتابوں پر کام ہو چکا ہے	29

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

بحیثیتِ قاضی	24	جن کتابوں پر کام کرنا باقی ہے	29
فقہی مسلک	25	جن کتابوں کے صرف نام ملتے ہیں	32

کتاب شَرۡحُ سَیِّدِالۡاِسۡتِغۡفَار کا آغاز:39

عربی حصے کا آغاز

مُقَدَّمَةُ التَّحۡقِیۡق:59

طَرِیۡقَتُنَا فِیۡ تَحۡقِیۡقِ الۡکِتَابِ وَتَسۡهِیۡلِهٖ	60	اَلۡمَخۡطُوۡطَةُ الثَّانِیَة	60
اَلۡمَخۡطُوۡطَةُ الۡاُوۡلٰی	60	وَقَدۡ سَاعَدَنِیۡ فِیۡ هٰذَا الۡعَمَلِ	62

سِیۡرَةٌ مُوۡجَزَةٌ لِلشَّیۡخِ الۡمَهَائِمِیِّ:64

شَرۡحُ سَیِّدِالۡاِسۡتِغۡفَارِ:68

عرضِ ناشر

ہمارے اسلاف کی ایسی ہزاروں کتابیں ہیں، جن کے مخطوطے آج بھی دنیا بھر کی مختلف لائبریریوں میں موجود ہیں، جن پر نئے سرے سے کام کرنے کی ضرورت ہے، مگر آج تک اُن پر صحیح معنوں میں کام نہ ہوسکا۔ ایک مفکر جب قوم کی یہ بے توجہی دیکھتا ہے، تو اُس کا دل خون کے آنسو روتا ہے اور اُس کی زبان سے بے ساختہ نکلتا ہے:ـ

مگر وہ علم کے موتی، کتابیں اپنے آبا کی
جو دیکھیں اُن کو یورپ میں، تو دل ہوتا ہے سی پارہ (۱)

قومِ مسلم کی اِسی بے حسی کو دور کرنے کے لیے، **مولا علی ریسرچ سینٹر** (زیرِ انتظام مینارہ مسجد ٹرسٹ، ممبئی) کا قیام عمل میں آیا ہے۔ ہمارا، اولین مقصد یہی ہے کہ اسلاف کی جن کتابوں پر اب تک کام نہیں ہوسکا، یا جو کتابیں اَب نایاب ہوچکی ہیں، اُن پر نئے سرے سے کام کرکے، اُنھیں قومِ مسلم کے حوالے کردیا جائے۔

ہم نے اپنے اِس مشن کا آغاز، قطب کوکن حضرتِ **مخدوم فقیہ علی مہائمی** رحمۃ اللہ علیہ کی ایک نایاب کتاب ''**غَایَۃُ الْجُوْدِ بِمَعْرِفَۃِ وَحْدَۃِ الْوُجُوْدِ**'' شائع کرکے کردیا ہے۔

(۱) ٹکڑے ٹکڑے

آپ کے ہاتھوں میں موجود کتاب ''شَرحُ سَیِّدِالاِسْتِغفَار'' اسی مبارک سلسلے کی دوسری کڑی ہے۔ یہ کتاب بھی حضرت مخدوم فقیہ علی مہائمی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے، جو عوام و خواص دونوں کے لیے یکساں مفید ہے۔

اِس کتاب کے مخطوطے کیسے حاصل ہوئے اور اِس پر کس طرح کام ہوا ہے، اِس کا اندازہ آپ مترجم صاحب کے مقدمے اور کتاب کے مطالعے سے بآسانی لگا سکیں گے۔

کتاب کے مترجم حضرت مولانا **مفتی محمد فاروق مہائمی مصباحی** ایک جواں سال عالمِ دین اور مصنف و قلم کار ہیں، اُنھیں قطبِ کوکن حضرتِ مخدوم فقیہ علی مہائمی رحمۃ اللہ علیہ سے عشق کی حد تک لگاو ہے اور مولانا موصوف کا مسکن بھی ماہم (Mahim) ہی ہے، اِس لیے ان دو نسبتوں کی وجہ سے اپنے نام کے ساتھ مہائمی لکھتے ہیں، مولانا موصوف نے اِس کتاب کے ترجمے، تحشیہ و تسہیل میں بڑی عرق ریزی کی ہے، اللہ پاک اُن کی تمام خدماتِ دینیہ کو قبول فرمائے اور کتابِ ہٰذا کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔ قارئین دعا فرمائیں کہ اللہ رب العزت **مولا علی ریسرچ سینٹر** (زیرِ انتظام مینارہ مسجد ٹرسٹ، ممبئی) کو اپنے اِس عظیم مقصد میں کامیاب فرمائے۔

ادارہ

مولا علی ریسرچ سینٹر ممبئی

زیرِ انتظام مینارہ مسجد ٹرسٹ، ممبئی

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

تقریظِ جلیل

حضرت علامہ ومولانا عبدالرشید رحمانی برکاتی اشرفی مصباحی
خلیفۂ حضور سید آلِ رسول حسنین میاں برکاتی نظمی مارہروی
خطیب وامام مینارہ مسجد، محمد علی روڈ، ممبئی 400003

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی حَبِیۡبِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنۡ

اَمَّا بَعۡد! تصنیف وتالیف نیز ترجمہ یہ سب بڑے دِقّت طلب اور مشقت کے کام ہیں، اللہ تعالیٰ جس سے چاہے لے لے۔ حضرت مولانا المکرم مفتی فاروق خاں مہائمی مصباحی زِیۡدَ مَجۡدُہٗ وَعِلۡمُہٗ وَکَرَمُہٗ، ایک جواں سال، جواں مرد، جواں ہمت مردِ میدان ہیں، سیرتًا بڑے متواضع، صورتًا بڑے باوقار، ستارۂ بلندی اُن کی تابناک پیشانی سے چمکتا دمکتا نظر آتا ہے، گفتگو اور لہجے سے بڑے متین اور سنجیدہ موہنی صورت والے عالِم ربّانی دِکھتے ہیں۔

مَنْ خَدَمَ خُدِمَ(۱) اور ''ہر کہ خدمت کرد، او مخدوم شد'' کے مطابق مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ نے دین کی خدمت کر کے، والدۂ محترمہ رحمۃ اللہ علیہا کی خدمت کی سعادت حاصل کر کے، مخدومیت کا مقام پا لیا، اب جسے مخدوم بننا ہے، حضور مخدومِ مہائمی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کی خدمت کر کے مخدوموں کی صفوں میں مقام حاصل کر لے۔ ع

ایں سعادت بزور بازو نیست

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کی تشریح، مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، وہ بھی اتنی پرکشش تحریر، ترجمانی اور تحقیق کے ساتھ کہ دل میں تحریر کی شگفتگی اور روانی اتر جائے، یہ بزرگوں کی عنایت اور ان کی محبت کا ثمرہ ہے۔

کتاب ''شَرْحُ سَیِّدِالْاِسْتِغْفَار'' اپنی فصاحت اور عمدہ ترجمانی کے اعتبار سے ترجمہ کے بجائے اصل کتاب لگتی ہے، عربی متن کی لذت ترجمہ میں بھرپور محسوس ہوتی ہے۔ فصیح عربی اور سلیس اردو دونوں میں مولانا کی مہارت اور قادرُ الکلامی یکساں نظر آتی ہے۔

دعا کرنا محبوب عمل ہے اور دعائیں مؤثر بھی ہوتی ہیں؛ لیکن وہ دعا جو کن کی کنجی کی زبان سے نکلی ہو، اُس کی اہمیت، مقبولیت اور تاثیر پر کیا کلام ہوسکتا ہے۔ اَدْعِیَہ واذکار کی عملی زندگی میں اہمیت سے انکار ممکن نہیں، ہمیں اللہ پاک توفیق بخشے کہ اُس کے محبوبوں کی زبان سے نکلے ہوئے کلمات سے دعا کریں۔

ربِّ الٰہی مولانا فاروق مہائمی، اُن کے معاونین، خاص کر مولا علی ریسرچ سینٹر

(۱) یعنی: جو خدمت کرتا ہے، اُس کی خدمت کی جاتی ہے۔

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

(زیرِانتظام مینارہ مسجد ٹرسٹ، ممبئی) کے بانیان اور محبان کو مزید خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور اِسے جاری وساری رکھ کر اس کی خدمات کو ثبات ودوام نصیب فرمائے۔

عبدالرشید رحمانی برکاتی اشرفی

(مینارہ مسجد)

14 ذی قعدہ ۱۴۴۵ھ/23 مئی 2024ء

مولیٰ علی ریسرچ سینٹر
MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

مقدمہ

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ حَامِدًاوَّمُصَلِّیًاوَّمُسَلِّمًا

بخاری شریف میں ایک دعا ہے، جسے ''سَیِّدُالْاِسْتِغْفَارْ'' کہتے ہیں۔ اِس دعا کے متعلق حضور اکرم صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا ارشاد ہے:

''جو اِس دعا پر یقین رکھتے ہوئے دن میں اِسے پڑھے گا اور رات آنے سے پہلے انتقال کر جائے گا، تو وہ جنتی ہوگا اور جو کوئی اس دعا پر یقین رکھتے ہوئے رات میں اِسے پڑھے گا اور دن نکلنے سے پہلے انتقال کر جائے گا وہ بھی جنتی ہوگا۔''(۱)

آپ کے ہاتھوں میں جو کتاب ہے، یہ اِسی دعا کی مختصر شرح ہے اور شارح قطبِ کوکن حضرتِ مخدوم ِفقیہ علی مہائمی رحمۃ اللّٰہ علیہ ہیں، جس سے کتاب کی اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

اِس دعا میں ایک کلمہ ہے ''مَا اسْتَطَعْتُ''، حضرت مخدوم فقیہ علی مہائمی نے اِس کی بڑی اَنوکھی شرح فرمائی ہے۔ اور لوگوں نے تو ''مَا اسْتَطَعْتُ'' کے ''ما'' کو

(۱) اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيْحِهِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ ، كِتَابُ الدَّعْوَاتِ، بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا أَصْبَحَ ، رَقْمُ الْحَدِيْثِ:6323

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

”ماے موصولہ“ مانا ہے، جب کہ حضرتِ مخدوم مہائمی رحمۃ اللہ علیہ نے اِس ’ما‘ کو ’ماے نافیہ‘ مان کر بڑی دل نشیں تشریح فرمائی ہے۔

اِس دعا کا نام ”سَیِّدُالۡاِسۡتِغۡفَارُ“ کیوں پڑا ؟ اِس کے متعلق حضرتِ مخدوم مہائمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”لِاَنَّہٗ تَوۡبَۃٌ وَاِسۡتِغۡفَارٌ تَامٌّ، جَمِیۡعُ الۡاِسۡتِغۡفَارَاتِ رَاجِعَۃٌ اِلَیۡہِ، اِذۡ مَا مِنۡ اِسۡتِغۡفَارٍ اِلَّا وَفِیۡہِ شَيۡءٌ مِنۡہُ؛ وَلِھٰذَا سُمِّيَ ”سَیِّدُالۡاِسۡتِغۡفَارِ.“

یعنی:

”اِس لیے کہ یہ دعا ایک جامع توبہ ہے اور استغفار بھی، تمام قسم کے استغفار، اِس استغفار کی طرف راجع ہیں؛ کیوں کہ کوئی بھی استغفار ایسا نہیں ہے جس میں اِس استغفار کا کچھ حصہ نہ ہو، اِسی وجہ سے اِس کا نام ”سَیِّدُالۡاِسۡتِغۡفَارُ“ رکھا گیا ہے۔“

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

ہمیں خوشی ہے کہ ہم، حضرت مخدوم فقیہ علی مہائمی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک اور قیمتی تصنیف آپ تک پہنچانے میں کامیاب ہوگئے ہیں۔

کتاب کیسے ہاتھ لگی

سب سے پہلے ہم نے کتاب کے دو مخطوطے حاصل کیے، جس کی تفصیل کچھ اِس طرح ہے:

پہلا مخطوطہ

ہم نے ایک مخطوطہ بذریعۂ انٹرنیٹ (Internet) **ہارورڈ یونی ورسٹی، امریکہ**

(Harvard-University-America) سے حاصل کیا، یہ کل 16 صفحات پر مشتمل ہے، ہر صفحہ 9 سطر اور اوسطاً 8 کلمات پر مشتمل ہے۔

پہلے صفحے پر کتاب اور مصنف کا نام ہے اور آخری صفحے پر سنِ کتابت ۱۲۶۵ھ تحریر ہے۔یعنی یہ مخطوطہ 180 سال قدیم ہے۔

دوسرا مخطوطہ

دوسرا مخطوطہ ہم نے ''کتب خانۂ مدرسہ محمدیہ، جامع مسجد ممبئی'' سے حاصل کیا جس کا اندراج نمبر: AM308 ہے۔ AM سے مراد ''عربی مخطوطہ'' ہے۔ یہ مخطوطہ کل 6 صفحات پر مشتمل ہے، ہر صفحہ 19 سطر اور اوسطاً 10 کلمات پر مشتمل ہے۔

مخطوطے کی دفتی پر ایک اسٹیکر (Sticker) لگا ہوا ہے، جس پر کاتب کا نام ''عبدالرحمٰن بن عیسیٰ'' اور سنِ کتابت ۱۱۲۰ھ لکھا ہے،یعنی ۱۴۴۵ھ/2024ء میں اِس مخطوطے کی عمر 325 سال ہوگئی ہے۔

اِسی اسٹیکر (Sticker) سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ یہ مخطوطہ پہلے ''مَرْكَزُ جُمُعَةِ الْمَاجِدِ لِلثَّقَافَةِ وَالتُّرَاثِ، دُبَيُ'' میں تھا، بعد میں ''کتب خانۂ مدرسۂ محمدیہ، جامع مسجد ممبئی'' لایا گیا ہے۔

اِس مخطوطے کی کتابت کچھ باریک اور گنجلک ضرور ہے؛ مگر صحتِ کتابت کے اعتبار سے یہ پہلے والے مخطوطے سے زیادہ بہتر ہے، اختلافی صورت میں ہم نے اِسی مخطوطے کو ترجیح دی ہے؛ کیوں کہ زیادہ صحیح اور قدیم مخطوطہ یہی ہے۔

MAULA ALI RESEARCH CENTRE

”شَرحُ سَیِّدِ الاِسْتِغْفَارُ“ کس کی تصنیف ہے؟

حضرتِ مخدوم فقیہ علی مہائمی رحمۃ اللہ علیہ کے تقریباً سبھی تذکرہ نگار نے شَرحُ سَیِّدِ الاِسْتِغْفَارُ کا شمار آپ کی تصنیفات کی فہرست میں کیا ہے۔تاہم دونوں مخطوطوں سے بھی اِس کا ثبوت ملتا ہے کہ یہ کتاب حضرتِ مخدومِ مہائمی رحمۃ اللہ علیہ کی ہی ہے۔

پہلے مخطوطے کے فرسٹ پیج (First-page) پر کتاب اور مصنف کا نام اِس طرح لکھا ہوا ہے:

”شَرحُ سَیِّدِ الاِسْتِغْفَارِ لِلشَّیْخِ الاِسْلَامِ
فَقِیہ عَلِیِ مَھَائِمِی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ“

جب کہ دوسرے مخطوطے کی اختتامی عبارت اِس طرح ہے:

”تَمَّتْ شَرحُ سَیِّدِ الاِسْتِغْفَارِ مِنْ تَصْنِیفِ عَلَّامَۃِ الدَّھرِ الْوَاصِلِ بِاللّٰہِ مَخْدُوْمِنَا وَسَیِّدِنَا الْفَقِیہِ عَلِیِّ الْمَھَائِمِیِّ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ وَلِمَنْ تَبِعَہٗ.“

یعنی:

”شَرحُ سَیِّدِ الاِسْتِغْفَارُ مکمل ہوئی۔ یہ کتاب، علامۂ دہر، واصل باللہ، حضرت مخدوم فقیہ علی مہائمی-غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ وَلِمَنْ تَبِعَہٗ-کی تصانیف میں سے ایک تصنیف ہے۔“

ہم نے کتاب میں دونوں عبارت کی عکسی تصویر لگا دی ہے۔

ہم نے جو کام کیا

- قرآنی آیات واحادیث کی تخریج کی گئی ہے۔

● قرآنی آیات کو اِس طرح ﴿ ﴾ کے بریکٹ (Bracket) میں گھیرا گیا ہے۔

● قرآنی آیات کا فونٹ MUHAMMADI QURANIC 1 رکھا گیا ہے، جب کہ دیگر عربی عبارات کا فونٹ ASAD رکھا گیا ہے؛ تاکہ امتیاز برقرار رہے۔

● اردو ترجمہ مفہومی کیا گیا ہے؛ تاکہ ترجمے کا حُسن برقرار رہے اور قاری کے لیے کسی دِقّت کا باعث نہ بنے۔

● ربط بیان کرنے کے لیے، لکھے گئے اضافی جملے،قوسین ( ) میں کر دیے گئے ہیں۔

● ترجمے میں جہاں جہاں عربی عبارت آئی ہے،اُس پر اعراب لگایا گیا ہے، ساتھ ہی اصل عربی کتاب پر مکمل اعراب لگانے کا التزام کیا گیا ہے؛ تاکہ قاری کسی بھی قسم کی الجھن کا شکار نہ ہو اور عربی زبان میں بھی دعا پڑھ سکے۔

● عربی اور اردو دونوں زبانوں میں حضرتِ مخدوم فقیہ مہائمی رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تذکرہ کیا گیا۔

اظہارِ تشکر

میں اپنے والدین کریمین، جملہ اساتذۂ کرام خصوصًا حضرت مولانا نور القمر (ابنِ قمر) مصباحی اَدَامَ اللہُ تَعَالٰی ظِلَّھُمْ کا تہہِ دل سے شکر گزار ہوں، جن کی دعائیں اور رہ نمائیاں، قدم قدم پر میرے شاملِ حال رہیں۔

● حضرت علامہ عبدالرشید رحمانی مصباحی دَامَ ظِلُّہٗ، خطیب وامام مینارہ مسجد، ممبئی کا بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے اپنی گراں مایہ تقریظ کے ذریعے اصاغر نوازی کا ثبوت دیتے ہوئے، ہماری حوصلہ افزائی فرمائی۔

● حضرت مولانا محمد مظہر حسین علیمی، حافظ محمد بلال اشرفی، مفتی شمشیر علی صدیقی مصباحی اور مولانا طاہر رضا مصباحی کا بھی شکر گزار ہوں کہ آپ حضرات نے کتاب کا بالاستیعاب مطالعہ فرما کر اپنے مفید مشوروں اور اصلاحات سے نوازا۔

● راقم، مولا علی ریسرچ سینٹر (زیرِ انتظام مینارہ مسجد ٹرسٹ، ممبئی) کے سبھی ٹرسٹیان، خاص طور پر الحاج عبدالوہّاب لطیف اشرفی صاحب کا بھی تہہِ دل سے شکر گزار ہے کہ جنھوں نے مولا علی ریسرچ سینٹر قائم کر کے اہم دینی و مذہبی کتابوں کی اشاعت کا بیڑا اٹھایا ہے، اللہ تعالیٰ اِن کے حوصلوں کو سلامت رکھے۔

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے والدین کریمین، میرے جملہ اساتذۂ کرام، میرے اہل وعیال، بھائی بہن، دوست واحباب اور جملہ قارئین کا خاتمہ ایمان پر فرمائے اور دعاے سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَارْ کی برکت سے سب کی بے حساب مغفرت فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔

فاروق خاں مہائمی مصباحی
استاد: مرکزی جامعۃ المدینہ، ممبئی
ساکن: ماہم ایسٹ

بروز منگل
15 رجب ۱۴۴۵ھ
1 فروری 2024ء

مختصر سوانح

حضرتِ مخدوم فقیہ علی مہائمی رحمۃ اللہ علیہ

ولادت

آپ کی ولادت مہاراشٹر (Maharashtra) کے مشہور شہر کلیان (Kalyan) میں 10 محرم الحرام ۷۷۶ھ/1372ء کو خاندانِ نوائت کے ایک معزز گھرانے میں ہوئی۔(۱)

اکثر تذکرہ نگاروں نے آپ کی جائے ولادت ''مہائم'' لکھی ہے۔لیکن تحقیق یہ ہے کہ مہائم آپ کا ننھال تھا،آپ کی ولادت کلیان میں ہوئی تھی اور کلیان ہی آپ کا آبائی وطن تھا،والدِ محترم کی وفات کے بعد والدۂ ماجدہ آپ کو لے کر اپنے میکے ''مہائم''

(۱) تاریخِ کوکن ص:312،از:ڈاکٹر مومن محی الدین (ایم،اے-پی،ایچ،ڈی) مطبوعہ:نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ، ممبئی 9/سُبحَۃُ الْمَرْجَانِ فِیْ آثَارِ ھِنْدُوسْتَانْ ص:90،از:غلام آزاد بلگرامی،مطبوعہ:مَعْھَدُ الدِّرَاسَاتِ الْإِسْلَامِیَۃ، جامعہ علی گڑھ

میں مقیم ہو گئیں تھیں۔(۱)

آج جہاں ماہم پولس اسٹیشن (Mahim-Police-Station) ہے، وہیں آپ کی رہائش گاہ تھی اور جہاں آپ کا مزار ہے، وہ جگہ آپ کے رشتے داروں کا قبرستان تھا۔(۲)

نام ونسب

آپ کا نام علی ہے، کنیت ابوالحسن اور لقب زین الدین اور علاء الدین ہے۔علمِ فقہ میں مہارت رکھنے کی وجہ سے "فقیہ" اور والدۂ ماجدہ کی خدمتوں کے صلے میں "مخدوم" کا خطاب ملا، شہرِ مہائم میں سکونت اور مدفون ہونے کی وجہ سے "مہائمی" آپ کے نام کا جز ہوا، اِس طرح آپ "مخدوم فقیہ علی مہائمی" کے نام سے عرب وعجم میں مشہور ہوئے۔

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

آپ کے والد مولانا شاہ احمد کلیانی بڑے متبحر عالم اور ولیِ کامل تھے، والدۂ ماجدہ فاطمہ بنت ناخدا حسین نکولیا بھی ولیّہ کاملہ اور مُسْتَجَابُ الدَّعْوَاتْ(۳) تھیں اور نانا، ناخدا حسین ایک بڑے تاجر تھے۔(۴)

نسب نامہ کچھ اِس طرح ہے:

(۱) تاریخ کوکن ص: 312-313، از: ڈاکٹر مومن محی الدین، مطبوعہ: نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ، ممبئی 9

(۲) قطبِ کوکن حضرت شیخ مخدوم فقیہ علی مہائمی ص: 28، از: محمد عبداللہ پرومخدومی قیصری، مطبوعہ: بھونیش آرٹ ملاڈ، ممبئی

(۳) یعنی: وہ ذات جس کی دعا کبھی رد نہیں ہوتی۔

(۴) مَجَلَّۃُ الْبَعْثِ الْاِسْلَامِی، ربیع الثانی: ۱۴۱۸ھ-اگست وستمبر: 1997ء، لکھنؤ

علی بن احمد بن حسن بن ابراہیم بن اسماعیل بن محمد بن احمد۔(۱)

آپ عربی النسل تھے، آپ کا تعلق خاندانِ نوائت کے قبیلۂ پَرُو کے معزز گھرانے سے تھا۔ (۲)

۲۵۲ھ/ 860ء کے آس پاس آپ کے آبا واجداد مہائم آئے تھے اور اُس کے تقریباً پانچ سو (500) سال بعد حضرتِ مخدوم فقیہ علی مہائمی رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے۔(۳)

تعلیم و تربیت

ابتدائی تعلیم والدِ ماجد حضرت مولانا شاہ احمد کلیانی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی، چوں کہ آپ فطری طور پر ذہین تھے، اِس لیے چھوٹی سی عمر ہی میں والدِ ماجد نے اعلیٰ تعلیم کا درس دینا بھی شروع کر دیا تھا، آپ نو (9) سال کے تھے جب آپ کے والدِ ماجد کا انتقال ہوا تھا۔(۴) مگر اُس وقت تک آپ مُروّجہ علوم سے آراستہ ہو چکے تھے۔(۵)

(۱) آپ کے نسب کے متعلق متعدد اقوال ملتے ہیں، ہم نے نہایت تحقیق کے بعد مذکورہ قول کا انتخاب کیا ہے۔ ”ضَمِیْرُ الْاِنْسَانِ لِاَزْدِیَادِ اِشْتِیَاقِ الْمُحِبِّیْنَ اِلٰی ذِکْرِ الرَّحْمٰنِ“، مطبوعہ: مولاعلی ریسرچ سینٹر، منارہ مسجد اور ”زِیْنَتُ الْمَجْلِس“ مطبوعہ: باشتراک ”اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن، حیدرآباد“ - ”اسلاف پبلی شرز، کلیان“ میں آپ ہماری تحقیق ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

(۲) سُبْحَۃُ الْمَرْجَانِ فِیْ آثَارِ ھِنْدُوسْتَانْ ص: 97، از: غلام آزاد بلگرامی، مطبوعہ: مَعْھَدُ الدِّرَاسَاتِ الْإِسْلَامِیَۃ، جامعہ علی گڑھ/ آئینِ اکبری، ج: 3، ص: 174، مطبوعہ: نول کشور

(۳) The Gazetteer of Bombay City and Island, Vol: 3, page 301, Printed at the Times Press, 1910

(۴) مولانا شاہ احمد کلیانی کا انتقال ۲۵ جمادی الآخرہ ۷۸۵ھ/ 1383ء میں ہوا، کلیان ریلوے اسٹیشن سے ڈیڑھ کلومیٹر دوری پر غفور ڈان چوک کے پاس حضرت شیخ نظام الدین خاموش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کے داہنی جانب مدفون ہوئے۔ ۱۳۱۳ھ/ 1896ء میں مقبرے کی تعمیر عمل میں آئی۔

(۵) تاریخ النوائط، ص: 354، از: نواب عزیز یار جنگ بہادر، مطبوعہ: حیدرآباد ۱۳۲۲ھ/ 1905

والد کے انتقال کے بعد آپ کی پرورش کی ساری ذمے داری والدۂ ماجدہ کے سر آگئی، جو آپ نے بحسن وخوبی نبھائی۔ لیکن تعلیمی سلسلہ منقطع ہوجانے کی وجہ سے آپ بے قرار رہنے لگے اور اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کا جذبہ بڑھتا ہی گیا۔ ایک روز آپ نے اپنی والدہ سے تحصیلِ علم کی خاطر بیرونِ ہند سفر کرنے کی اجازت مانگی۔ چوں کہ والدہ محترمہ کے لیے آپ کی جدائی نا قابلِ برداشت تھی، اِس لیے کچھ دیر تاَمُّل کرنے کے بعد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ مُسَبِّبُ الْاَسْبَاب ہے، یہیں کوئی سبب پیدا کر دے گا، جس سے تمھاری یہ آرزو پوری ہوجائے گی۔''

ماں کی بات مانی تھی، سبب کیسے نہ پیدا ہوتا؟ اللہ تعالیٰ نے وہیں حضرتِ خضر علیہ السلام کو بھیج کر آپ کی تعلیم کا انتظام فرما دیا۔(۱)

حضرتِ خضر علیہ السلام سے علمِ لَدُنّیِ حاصل کر لینے کے بعد آپ کا علمی جاہ وجلال اپنے اَقران ومُعاصرین سے بہت بلند ہوگیا اور آپ کا شمار اپنے وقت کے جیّد علما میں ہونے لگا۔

حضرتِ مخدومِ مہائمی رحمۃ اللہ علیہ بچپن ہی سے بڑے اخلاق مند اور صوفیانہ مزاج کے حامل تھے، اپنے بزرگوں کا غایت درجہ ادب واحترام کیا کرتے تھے، اِسی لیے بڑے بوڑھے بھی آپ کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

(۱) ضَمِیْرُ الْاِنْسَانِ لِاِزْدِیَادِ اِشْتِیَاقِ الْمُحِبِّیْنَ اِلٰی ذِکْرِ الرَّحْمٰنِ، ص:7 تا 10، از: مولانا ابراہیم مدنی، مطبعۂ شہابیہ، بمبئی ۱۳۲۳ھ/1906ء

ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ عشا کی نماز ہو چکی تھی، آپ کی والدہ نے آپ سے پینے کے لیے ایک گلاس (Glass) پانی مانگا، آپ پانی لینے چلے گئے، لوٹے تو دیکھا کہ والدہ کی آنکھ لگ گئی ہے۔ اُس چھوٹی سی عمر میں آپ کے ذہن میں یہ بات آئی کہ اگر امّی کو بیدار کرتا ہوں تو اُن کی نیند میں خلل واقع ہوگا اور ایسا کرنے سے امّی کی شان میں بے ادبی ہو جائے گی۔ اِس لیے والدہ کو جگایا نہیں اور ساری رات پانی کا گلاس لیے کھڑے رہے کہ کہیں بیچ رات امّی کی آنکھ کھل گئی تو پانی نہ ملنے پر پریشان نہ ہوں۔

صبح سحری کے وقت والدہ کی آنکھ کھلی تو حضرت مخدوم کو اپنے پاس دیکھ کر اچنبھا ہوا کہ یہ ابھی تک کیوں کھڑا ہے، پوچھا کہ بیٹا پانی لے کر کب سے کھڑے ہو؟

آپ نے عرض کی:

”امّی جان! سونے سے پہلے آپ نے پانی طلب فرمایا تھا، اُسی وقت سے کھڑا ہوں اور آپ کے بیدار ہونے کا انتظار کر رہا ہوں، تاکہ آپ کی خدمت میں پانی پیش کر سکوں۔“

جب والدہ صاحبہ نے یہ سنا تو بہت خوش ہوئیں؛ کہ اللہ تعالیٰ نے اُنھیں ایک فرماں بردار لڑکا عطا کیا ہے۔ مارے خوشی کے فوراً بستر سے اٹھیں، وضو کر کے دوگانہ ادا کیا اور اپنے رب سے مناجات کرنے لگیں:

”اے اللہ! میں اپنے اِس بچے سے راضی ہوں، تو بھی راضی ہو جا اور اِسے اپنا قرب عطا فرما کر اپنے ولیوں میں کر لے۔“(۱)

(۱) ضَمِیرُ الْاِنْسَانِ لِاِزْدِیَادِ اِشْتِیَاقِ الْمُحِبِّیْنَ اِلٰی ذِکْرِ الرَّحْمٰنِ، ص: 5-6، از: مولانا ابراہیم مدنی، مطبعۂ شہابیہ، بمبئی ۱۳۲۳ھ/1906ء

یہ ماں کی دعاؤں ہی کا اثر تھا کہ آپ ولیِ کامل اور قطبُ الاقطاب بن کر چمکے۔

آپ بے حد فیاض اور سخی تھے۔ حاجت مندوں کی حاجت روائی کرنا، بھوکوں کو کھانا کھلانا آپ کی عادتِ کریمانہ تھی۔ نانا کا شمار مہائم (Mahim) کے بڑے تاجروں میں ہوتا تھا؛ مگر آپ کے دل میں مال کی محبت نے کبھی جگہ نہ پائی، بلکہ ہمیشہ غریبوں کی امداد کرنے میں دونوں ہاتھوں سے فیاضی کرتے رہے۔ آپ کے دولت کدے پر مہمانوں کا ہجوم رہتا اور آپ اُنھیں طرح طرح کے لذیذ کھانے کھلا کر خوش ہوتے۔ کیا ہندو کیا مسلمان آپ کے اخلاقِ کریمانہ کے سب ہی قائل تھے۔(۱)

بقول مولانا باقر آگاہ صاحب:

”آپ علومِ عقلیہ ونقلیہ میں کمال کو پہنچے ہوئے، توحیدِ وجودی اور علومِ طریقت میں اعلیٰ یادگار اور اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات میں مستغرق رہنے اور لوگوں سے کنارہ کشی اختیار کرنے میں انتہا کو پہنچے ہوئے تھے۔ آپ سے بڑی بڑی کرامات، عمدہ اوصاف، پسندیدہ خصلتیں اور بزرگ صفتیں ظاہر ہوئیں۔“(۲)

اللہ تعالیٰ کی ذات میں اِستغراق ومحویت اور یادِ الٰہی میں اِنہماک کا اندازہ مندرجہ ذیل واقعے سے لگائیے:

صاحبِ تفسیرِ رحمانی حضرتِ شیخ علی مہائمی رحمۃ اللہ علیہ پر مراقبہ واستغراق کی کیفیت

(۱) اَلْاِحْسَانُ، ص:98، مَجَلَّۃٌ صَدَرَتْ مِنَ الْجَامِعَۃِ الْعَارِفِیَّۃِ، اِلٰہ آبَادُ، اَلْھِنْد، سَنَۃ:2012ء

(۲) نَفْحَۃُ الْعَنْبَرِیَّہ، از: مولانا باقر آگاہ، بحوالہ تاریخ النوائط، باب:4، فصل:2، ص:360۔

نوٹ: اصل عبارت عربی زبان میں ہے، ہم نے ترجمے پر اکتفا کیا ہے۔ مہائمی

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

غالب تھی۔ بادشاہِ وقت کی بہن آپ کے نکاح میں تھی۔ ایک دن شاہی بیگمات بادشاہ کی بہن سے ملاقات کے لیے شیخ مہائمی رحمۃ اللہ علیہ کے گھر آئیں۔ شیخ چوکھٹ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ بیگمات کو اندر آنے میں تردد ہوا۔ شیخ کی والدہ حاضر تھیں۔ فرمایا:

''کیوں ٹھہری ہو؟ چلی آؤ، کیا رُکاوٹ ہے؟''

اُن لوگوں نے کہا:

''ہم کیسے آئیں؟ شیخ چوکھٹ پر بیٹھے ہیں، ہمیں دیکھ لیں گے۔''

والدہ نے فرمایا:

''وہ تو بے خبری کے عالم میں ہیں، اُنھیں تمھاری خبر ہے نہ دنیا و مافیہا(۱) کی۔''

یہ سن کر شاہی بیگمات اندر داخل ہو گئیں اور آپ کی والدہ سے اِس کا ثبوت مانگا۔ والدہ صاحبہ حضرتِ مخدوم مہائمی کے پاس آئیں اور فرمایا:

''علی! تم یہ تہبند پہن لو اور اپنے کپڑے دھونے کے لیے دے دو۔''

حضرتِ مخدومِ مہائمی رحمۃ اللہ علیہ اُس وقت صاف ستھرے کپڑے پہنے ہوئے تھے، فوراً تہبند پہن کر کپڑے والدہ کو دے دیے۔ کچھ دیر بعد آپ کی والدہ دوسرے میلے کپڑے لے کر آئیں اور اُن کپڑوں کو پہننے کے لیے کہا۔ آپ نے وہ میلے کپڑے پہن لیے۔ آپ کو اِس بات کی خبر نہ تھی کون سے کپڑے پہنیں کون سے اتاریں۔(۲)

(۱) یعنی: دنیا اور دنیا سے متعلق چیزیں۔

(۲) حَبلُ الْمَتِینِ فِي تَقْوِیَۃِ الْیَقِین، از: شیخ عبدالوہاب متقی شاذلی، بحوالہ تَرجَمۃُ الْمُصَنِّف، قلمی نسخہ تفسیر مہائمی، قطب خانہ درگاہ حضرت پیر محمد شاہ احمد آباد۔

نوٹ: اصل عبارت فارسی زبان میں ہے، ہم نے ترجمے پر اکتفا کیا ہے۔ مہائمی

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

مذکورہ عبارت سے حضرتِ مخدومِ مہائمی رحمۃ اللہ علیہ کے فنافی اللہ ہونے کی کیفیت تو سامنے آتی ہی ہے ساتھ ہی ساتھ یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ آپ نے گوشہ نشینی کی زندگی اختیار نہیں کی بلکہ سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر عمل کرتے ہوئے رشتۂ ازدواج سے منسلک ہوئے اور تاحیات خلقِ خدا کی خدمت کرتے رہے۔

مسندِ تدریس

عہدِ مخدوم مہائمی رحمۃ اللہ علیہ میں گجرات (Gujarat) اور اس کے مضافات میں کئی مدارس کا وجود ہو چکا تھا۔ ''تاریخُ الاولیاء'' کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ''کوکن (Kokan) میں علومِ ظاہری و باطنی کا چراغ حضرتِ فقیہ مخدوم مہائمی رحمۃ اللہ علیہ نے روشن کیا تھا۔''(۱)

بقول سید امام الدین گلشن آبادی:

''مہائم میں مدرسہ تھا۔ وہاں طلبہ کو آپ درسِ علوم ظاہری و باطنی دیا کرتے تھے اور اکثر اوقات تصانیف میں گزارتے تھے۔(۲)

تلامذہ

یہ بات مُسَلَّم ہے کہ طلبہ کی ایک اچھی خاصی جماعت نے آپ کے سامنے زانوے تلمذ تہہ کیا ہے۔ مگر سوائے ایک دو شاگرد کے کسی اور کا تذکرہ نہیں ملتا۔ سید امام الدین گلشن آبادی نے اپنی کتاب ''تاریخُ الاولیاء'' میں حضرتِ مخدومِ مہائمی رحمۃ اللہ علیہ کے

(۱) تاریخ الاولیاء، از: امام الدین گلشن آبادی، ص:443

(۲) برکات الاولیاء، از: امام الدین گلشن آبادی، ص:36

ایک شاگرد حضرت شیخ محمد سعید کوکنی رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ کچھ اِس طرح کیا ہے:

''آپ، شاگردِ رشید مولانا فقیہ مخدوم علی مہائمی رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں۔ آپ کے علمِ حقائق وتصوف میں کئی رسائل عربی زبان میں موجود ہیں اور ضلع کوکن میں یہ دو شخص مثل آفتاب و ماہتاب کے ہوئے ہیں، جن کے وُجُودِ ذِیْ جُوْد (۱) سے سیکڑوں گمراہوں نے فیض پایا اور چراغ علمِ ظاہری و باطنی کا، اِس ملکِ کوکن میں، آپ سے روشن ہوا۔ سنِ وفات معلوم نہیں، قبر آپ کی رتنا گیری میں ہے۔''(۲)

آپ کے ایک اور شاگرد محمد بن ابو بکر مخدومی رحمۃ اللہ علیہ رمضان المبارک ۸۲۵ھ/ 1422ء سے ذی الحجہ 25 تک کل چار مہینے مہائم میں مقیم تھے۔ آپ نے عربی صرف و نحو میں ایک لا جواب کتاب تصنیف کی ہے۔ مخدومی کا لقب حضرتِ مخدوم علی مہائمی رحمۃ اللہ علیہ سے ارادتِ علمی اور نسبتِ روحانی کے سبب پڑا۔(۳)

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

بحیثیتِ قاضی

جیسا کہ ماسبق سے ظاہر ہے کہ سلطان احمد شاہ اور حضرتِ مخدوم علی مہائمی رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان رشتے داری تھی۔ سلطان نے اپنی بہن کی شادی حضرتِ مخدوم علی مہائمی رحمۃ اللہ علیہ سے کرادی تھی، جس کی وجہ سے آنا جانا بھی ہوتا تھا، ظاہر ہے کہ سلطان احمد شاہ نے حضرتِ مخدومِ مہائمی رحمۃ اللہ علیہ کو قریب سے دیکھا ہوگا اور جب اُس نے آپ کی

(۱) یعنی: آپ کے بافیض وجود سے

(۲) تاریخ الاولیاء، از: امام الدین گلشن آبادی، ص: 743

(۳) تاریخِ کوکن، ص: 316، از: ڈاکٹر مومن محی الدین، مطبوعہ: نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ، ممبئی: 9

اعلیٰ قابلیت، فقیہانہ بصیرت اور تقویٰ وطہارت کا مشاہدہ کیا ہوگا تو آپ کو منصبِ قضا پر مقرر کردیا ہوگا۔

بمبئی گزیٹر (Bombay Gazetteer) میں لکھا ہے:

صوفی مخدوم فقیہ جوانی کے کئی سال سفر اور مطالعہ میں گزارنے کے بعد ماہم کے مسلمانوں کے قاضی مقرر ہوئے۔(۱)

فقہی مسلک

آپ کس فقہی مسلک سے تعلق رکھتے تھے؟ اِس سلسلے میں اختلاف ہے، اکثر تذکرہ نگاروں نے آپ کو شَافِعِیُّ الۡمَسۡلَک قرار دیا ہے، کچھ نے آپ کے حنبلی اور حنفی ہونے کا قول بھی کیا ہے، جب کہ بعض نے آپ کو مرتبۂ اجتہاد پر فائز مانا ہے۔ (۲)

لیکن زیادہ راجح یہی ہے کہ آپ شافعی تھے؛ اِس لیے کہ تفسیرِ مہائمی میں آپ مسائل کی توضیح وتشریح فقہِ شافعی کی روشنی میں ہی کرتے ہیں۔ تفسیرِ مہائمی میں مثالیں بہت سی مل جائیں گی، یہاں ہم صرف ایک مثال پر اکتفا کرتے ہیں۔

مثلاً آپ فقہِ شافعی کے موافق ''قُرُوۡء'' سے مراد طہر لیتے ہیں:

(یَتَرَبَّصۡنَ بِاَنۡفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوۡءٍ) اَيۡ مَضۡيَ ثَلاثَةِ اَطۡهَارٍ. (۳)

(۱) The Gazetteer of Bombay City and Island, Vol: 3, page 301, Printed at the Times Press, 1910

(۲) تین تحقیقی مقالے، ص: 78، مرتب: عبدالستار دلوی، مقالہ نگار: جمیلہ شوکت/ هَدِيَّةُ الۡعَارِفِيۡنَ فِيۡ اَسۡمَاءِ الۡمُؤَلِّفِيۡنَ وَآثَارِ الۡمُصَنِّفِيۡنَ، ج: 1، ص: 730، دَارُ اِحۡيَاءِ التُّرَاثِ الۡعَرَبِي، بَيۡرُوۡت، لُبۡنَان

(۳) تفسیر مہائمی، ج: 1، ص: 82، مطبوعہ: بولاق، مصر

یعنی:

”(مطلقہ عورتیں اپنے آپ کو تین قروء تک روکے رکھیں) یعنی تین طہر گزرنے تک۔“

صوفیانہ مسلک

حضرتِ مخدومِ مہائمی رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق کس مشربی سلسلے سے تھا، اِس کا پتہ نہیں چلتا، ہاں اتنا ضرور ہے کہ کچھ تذکرہ نگاروں نے آپ کو ”اویسی“ لکھا ہے۔ چناں چہ ڈاکٹر سید کمال الدین ایچ قادری نے لکھا ہے:

He was a follower of the Owaisi path.(۱)

قاضی یوسف مرگھے صاحب لکھتے ہیں:

اویسی شرف، راسخُ العلم ہیں جمالی صفت، کاملُ الحلم ہیں (۲)

شیخ محی الدین ابن عربی کی پیروی

لیکن حقیقت یہی ہے کہ آپ شیخِ اکبر حضرت محی الدین ابنِ عربی رحمۃ اللہ علیہ کے مسلکِ وحدۃُ الوجود کے ماننے والے تھے۔ شیخِ اکبر کے نظریۂ وحدۃُ الوجود کے ماننے والوں کو صوفیاے مُوَحِّدَہ کہا جاتا تھا، چناں چہ شیخِ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ”اَخبَارُالاَخیَارِ“ میں آپ کے متعلق لکھتے ہیں:

”وی از علمائے صوفیۂ مُوَحِّدَہ است۔ عالم بود بعلومِ ظاہر و باطن، صَاحِبِ

(۱) حضرتِ مخدوم علی ماہمی (قطبِ کوکن)، بزبان انگلش، ص:24

(۲) زِینَتُ الْمَجٰلِس، ص:49، مطبوعہ: باشتراک ”اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن، حیدرآباد“۔ ”اسلاف پبلی شرز، کلیان“

التَّصنِیفَاتِ الرَّائِقَۃِ وَالتَّالِیفَاتِ اللَّائِقَۃِ۔"(۱)

یعنی:

آپ علمائے صوفیہ موحدہ (شیخِ اکبر کے نظریۂ وحدۃُ الوجود کے ماننے والوں) میں سے ہیں، علومِ ظاہری و باطنی کے عالم اور عمدہ اور مفید کتابوں کے مصنف ہیں۔

محمد حسن غوثی منڈوی "گلزارِ ابرار" میں لکھتے ہیں:

"دونوں جہاں کے حقائق و اسرار کے آپ عارف تھے۔ صوفیوں کی اصطلاح میں آپ شیخ محی الدین ابن عربی اور شیخ صدر الدین قونوی کے پیرو ہیں۔ اور اُن دونوں بزرگوں کی تصنیفات پر آپ نے عمدہ شرحیں لکھیں اور سنجیدہ حاشیے لگائے ہیں۔" (۲)

سُبحَۃُ الْمَرجَانِ فِیْ آثَارِ هِندُوستَانْ میں ہے:

"وَالشَّیخُ عَلِيٌّ کَانَ مِنْ نَحَارِیرِ الزَّمَانِ وَاَصحَابِ الذَّوقِ وَ الْعِرفَانِ، مُثبِتًا لِلتَّوحِیدِ الْوُجُودِي، مُقتَفِیًا بِالشَّیخِ مُحيِ الدِّینِ ابنِ الْعَرَبِيِّ۔" (۳)

یعنی:

شیخ علی مہائمی رحمۃ اللہ علیہ، حاذقِ زماں، صاحبِ ذوق و عرفان میں سے تھے۔ توحید وجودی کا اِثبات کرنے والے اور شیخ ابنِ عربی کے نقشِ قدم پر چلنے والے تھے۔

(۱) اَخبَارُ الْاَخیَارْ، از شاہ عبد الحق محدث دہلوی، ص: 179، مطبوعہ دہلی ۱۳۳۲ھ

(۲) گلزارِ ابرار، از: محمد حسن غوثی منڈوی، ص: 141

(۳) سُبحَۃُ الْمَرجَانِ فِیْ آثَارِ هِندُوستَانْ، ص: 90، از: غلام آزاد بلگرامی، مطبوعہ: مَعهَدُ الدِّرَاسَاتِ الْإِسلَامِیَۃ، جامعہ علی گڑھ

وفات

ایک طویل مدت تک عالَم کو اپنے کمالاتِ ظاہری و باطنی سے فیض یاب کرتے رہے اور عالَمِ اسلام میں روحانیت اور رجوع الی اللہ کا عالم گیر ذوق پیدا فرماتے رہے۔ بالآخر ۸ جمادی الآخرہ ۸۳۵ھ/ 1431ء کو جمعہ کی شب 59 سال کی عمر پا کر وفات پائی اور بروز جمعہ، نمازِ جمعہ کے بعد ماہم ہی میں اپنے اقربا کے قبرستان میں مدفون ہوئے۔(۱)

قلمی یادگاریں

حضرت مخدوم علی مہائمی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ تصنیف و تالیف میں گزارا، آپ نے سو (100) سے زائد قلمی یادگاریں چھوڑیں، جن میں بیشتر تصوف کے دقیق مسائل پر مشتمل تھیں، مگر افسوس کہ اکثر حوادثِ زمانہ کی نذر ہو گئیں، کچھ کتابیں بوسیدہ حالت میں بچی تھیں تو سابق مُتَوَلِّیُوں نے اُنھیں عربی کتاب سمجھ کر دفن کر دیا، کس قدر علمی کتابیں رہی ہوں گی جو فوت ہوئیں، دل خون کے آنسو نہ روئے تو اور کیا کرے۔

اب آیئے ایک نظر اِس پر بھی ڈال لیں کہ حضرتِ مخدومِ مہائمی رحمۃ اللہ علیہ کی کتنی کتابیں دستیاب ہیں، اُن میں سے کتنی کتابوں پر کام ہو چکا ہے اور کتنی کتابوں پر کام کرنا باقی ہے۔

(۱) مَاثِرُ الْکِرَامُ تَارِیْخِ بِلْگِرَامُ (مترجم) از: غلام علی آزاد بلگرامی مطبوعہ جامعۃ الرضا، بریلی، ص: 296 / سُبْحَةُ الْمَرْجَانِ فِیْ آثَارِ هِنْدُوسْتَانْ، ص:90، از: غلام آزاد بلگرامی، مطبوعہ: مَعْهَدُ الدِّرَاسَاتِ الْإِسْلَامِيَة، جامعہ علی گڑھ/ تاریخِ کوکن ص: 316، از: ڈاکٹر مومن محی الدین، مطبوعہ: نقشِ کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ، ممبئی 9

جن کتابوں پر کام ہوچکا ہے

(۱) مِرآۃُالحَقَائِق

(۲) اِرَاءَۃُالدَّقَائِقِ فِی شَرحِ مِرآۃِالحَقَائِق

ان دونوں کتابوں کا ترجمہ راقم نے ’’مراتبِ وجود‘‘ کے نام سے کیا ہے، جو ’’اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن، حیدرآباد‘‘(Ashrafiya Islamic Foundation Hyderabad)اور’’اسلاف پبلی شرز، کلیان‘‘ (Aslaaf Publishers, Kalyan)کے باہمی اشتراک سے شائع ہوچکا ہے۔

(۳) غَایَۃُالجُودِ بِمَعرِفَۃِوَحدَۃِالوُجُود

(۴) شَرحُ سَیِّدِالاِستِغفَار

اِن دونوں کتابوں کا ترجمہ اورعربی متن کی تحقیق راقم نے کی ہے،ترجمہ اورمتن دونوں ایک ساتھ، مولاعلی ریسرچ سینٹر(زیرِانتظام مینارہ مسجد ٹرسٹ، ممبئی)سے شائع ہوگیا ہے۔

جن کتابوں پر کام کرنا باقی ہے

(۵) تَبصِیرُ الرَّحمٰنِ وَ تَیسِیرُ المَنَّانِ بَعضُ مَا یُشِیرُ اِلیٰ اِعجَازِ القُرآنِ(اَلمَعرُوفُ بِـ’’تَفسِیرِالمَهَائِمِي‘‘وَ’’تَفسِیرِالرَّحمَانِي‘‘)

اِس کتاب کے دومطبوعہ اوردوقلمی نسخے راقم کے پاس موجود ہیں۔ایک قلمی نسخہ کتب خانہ درگاہ حضرت پیرمحمد شاہ احمد آباد میں موجود ہے۔کتابت کا سال ۱۱۵۹ھ

ہے۔ برما (Burma) کے مولانا حبیب البشر خیری رحمۃ اللہ علیہ نے سورۂ مریم تک کا ترجمہ کیا تھا، جو کیپٹن عبدالستار احمد پا گر کر اور صوفی شوکت حسین فریدی کی محنت، ہمت اور لگن سے، راقم کی تصحیح اور نظرِ ثانی سے گزر کر 7 جلدوں میں شائع ہو چکا ہے، ترجمہ کافی شان دار ہے اور مترجم موصوف کے ترجمہ کرنے کا انداز بھی بہت اچھا ہے؛ مگر دِقّت یہ ہے کہ اگر عربی نسخہ سامنے موجود نہ ہو، تو ترجمہ اور خیری صاحب کی اضافہ شدہ عبارت میں تمیز کرنا مشکل ہے۔

(٦) اَدِلَّةُ التَّوۡحِيۡد

(٧) اَجِلَّةُ التَّائِيۡدِ فِيۡ شَرۡحِ اَدِلَّةِ التَّوۡحِيۡد

ان دونوں کتابوں کے عربی مطبوعہ نسخے راقم کے پاس موجود ہیں، جنھیں یوسف کھٹ کھٹے صاحب نے مطبعۂ شہابیہ، بمبئی سے شائع کروایا تھا۔

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

(٨) اَلنُّوۡرُ الۡاَزۡهَرِ فِيۡ كَشۡفِ الۡقَضَاءِ وَالۡقَدۡرِ

(٩) اَلضَّوۡءُ الۡاَزۡهَرُ فِيۡ شَرۡحِ النُّوۡرِ الۡاَزۡهَرِ

ان دونوں کتابوں کے عربی مطبوعہ نسخے راقم کے پاس موجود ہیں۔ جنھیں یوسف کھٹ کھٹے صاحب نے مکمل کتاب دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے ناقص ہی مطبعۂ شہابیہ بمبئی سے شائع کروایا تھا۔

(١٠) خُصُوۡصُ النِّعَمِ فِيۡ شَرۡحِ فُصُوۡصِ الۡحِكَمِ

اِس کا ایک قلمی نسخہ دارالعلوم دیوبند میں موجود ہے۔ ضخامت 651 صفحات ہے اور اب دَارُالۡكُتُبِ الۡعِلۡمِيَة سے 750 صفحات پر مشتمل شائع ہو چکا ہے۔ مطبوعہ نسخہ

راقم کے پاس موجود ہے۔

(۱۱) اَلرُّتۡبَۃُ الرَّفِیۡعَۃُ فِيۡ الۡجَمۡعِ وَالتَّوۡفِیۡقِ بَیۡنَ اَسۡرَارِ الۡحَقِیۡقَۃِ وَ اَنۡوَارِ الشَّرِیۡعَۃ

اِس کا ایک قلمی نسخہ کتب خانہ درگاہ حضرت پیر محمد شاہ احمد آباد میں موجود ہے۔ جو حضرت مخدوم کی حیات میں یعنی ۸۲۲ ھ/ 1419ء میں تحریر کیا گیا ہے۔اور ایک قلمی نسخہ راقم کے پاس بھی موجود ہے۔

(۱۲) اِمۡحَاضُ النَّصِیۡحَۃ

اس کا ایک قلمی نسخہ خدا بخش اورینٹل لائبریری ، پٹنہ(Khuda Baksh OrientalLibaray,Patna)میں موجود ہے۔

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

(۱۳) مَشۡرَعُ الۡخُصُوۡصِ اِلٰی مَعَانِيۡ النُّصُوۡص

یہ کتاب دَارُالۡکُتُبِ الۡعِلۡمِیَۃ سے 270 صفحات پر مشتمل شائع ہوچکی ہے۔ یہ نسخہ راقم کے پاس موجود ہے۔

(۱۴) زَوَارِفُ اللَّطَائِفِ فِيۡ شَرۡحِ عَوَارِفِ الۡمَعَارِف

اس کا ایک نسخہ کتب خانہ محمدیہ جامع مسجد بمبئی میں موجود ہے۔اور دیگر مخطوطے حیدرآباد، رام پور اور بانکی پور پٹنہ کے کتب خانوں میں موجود ہے۔ایک قلمی نسخہ راقم کے پاس بھی موجود ہے۔

(۱۵) تَرۡجَمَۃُ لَمۡعَاتِ الۡعِرَاقِيۡ

(۱۶) شَرۡحُ لَمۡعَاتِ الۡعِرَاقِيۡ

اس کا ایک قلمی نسخہ کتب خانہ درگاہ حضرت پیر محمد شاہ احمد آباد میں موجود ہے۔

(۱۷) اَلْفِقْهُ الْمَخْدُوْمِيُ

یہ کتاب اردو ترجمے کے ساتھ ۱۳۱۴ھ/1897ء میں شائع ہو چکی ہے۔ اِس کا ایک ترجمہ مفتی محمود اختر قادری صاحب نے بھی کیا ہے۔ یہ دونوں نسخے راقم کے پاس موجود ہیں۔

جن کتابوں کے صرف نام ملتے ہیں

(۱۸) اَسْرَارُ الْفِقْهُ

(۱۹) اِسْتِجلَاءُ الْبَصرِ فِي الرَّدِّ عَلَى اسْتِقْصَاءِ النَّظَرِ

(۲۰) اَلْفَتَاوٰى الْمَخْدُوْمِيَه

(۲۱) اِنْعَامُ الْمَلِكِ الْعَلَّامِ بِاَحْكَامِ حُكْمِ الاَحْكَامِ

(۲۲) اَلْوُجُوْدِ فِيْ شَرحِ أَسْمَاءِ الْمَعْبُوْدِ

(۲۳) تَنْوِيْرُ الْجِنَانِ فِيْ تَفْسِيْرِ الْفَاتِحَه

(۲۴) شَرحُ الْقَصِيْدَةِ الرَّائِيَّة

(۲۵) اَلرِّسَالَةُ الْعَجِيْبَة

اِس کتاب کا کچھ ابتدائی حصہ ''سُبحَةُ المَرجَانِ فِی آثَارِ ہِنْدُوسْتَانْ'' میں شائع ہوا تھا۔

اللہ کرے کہ حضرتِ مخدومِ مہائمی رحمۃ اللہ علیہ کی جملہ کتابیں دستیاب ہو جائیں اور اُن

سب پر جدید انداز میں کام ہو۔ اللہ تعالیٰ مولا علی ریسرچ سینٹر کے جملہ وابستگان کو ثبات قدمی بخشے۔

آمین بجاہِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مہائمی

۱۵؍رجب ۱۴۴۵ھ-1؍فروری 2024ء

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

مینارہ مسجد میں آرام فرماں

حضرت مفتی سید عبد الفتاح گلشن آبادی رحمۃ اللہ علیہ

(وصال: 15 صفر ۱۳۲۳ھ/1905ء)

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

کے نام

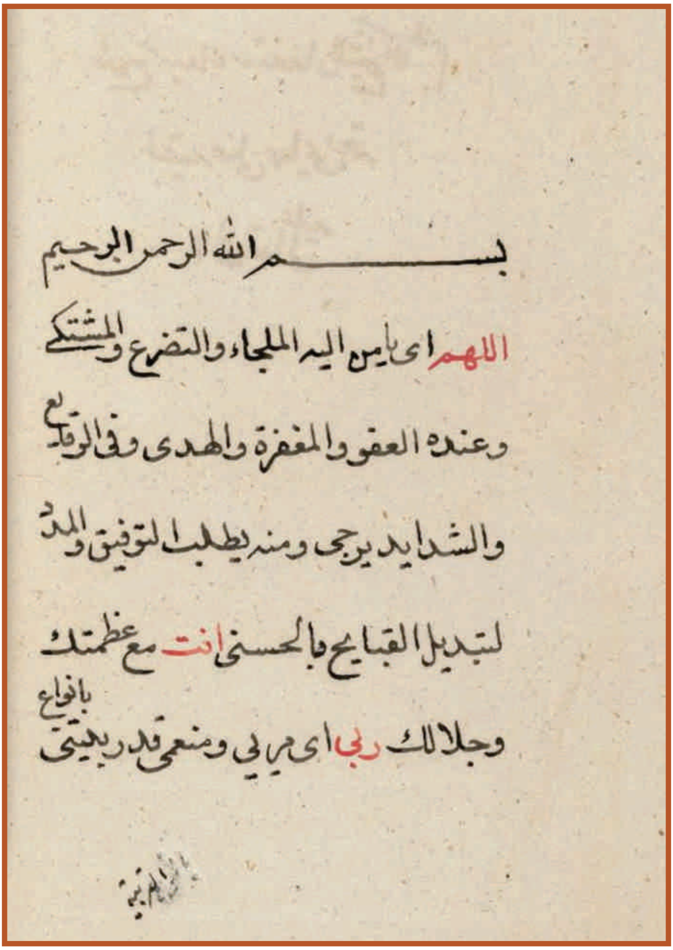
بسم الله الرحمن الرحيم

اللهم ای یا من الیه الملجاء والتضرع والمشتکی

وعنده العفو والمغفرة والهدی وفی الوقایع

والشدايد يرجى ومنه يطلب التوفيق والمدد

لتبديل القبايح بالحسنى انت مع عظمتك

وجلالك ربی ای مربی ومنعمی قد ربیتنی بانواع

ہارورڈ یونی ورسٹی، امریکہ میں موجود

''شَرۡحُ سَیِّدِ الۡاِسۡتِغۡفَارُ'' کے مخطوطے کا پہلا صفحہ

واستغفرك للمعاصي كلها يا من بابه مفتوح للتائبين ومناديه ينادي
على من مستغفر فاغفر له وهل من تائب فاتوب عليه كرما ولطفا
وندمت مما فعلت وقلت مما لا ترضاه وعزمت على ان لا اعود
اليه اصلا واذا ابت اليك واستغفرك يا من يحب التائبين
والمستغفرين فاغفر لي المغفرة الموعودة للمستغفرين ولوالدي
ولجميع عصاة المؤمنين والمسلمين وارحمني وتب علي واغفر لي يا من

جامع مسجد، ممبئی کی لائبریری ''کتب خانۂ مدرسۂ محمدیہ'' میں موجود
''شَرحُ سَیِّدِالْاِستِغفَارُ'' کے مخطوطے کا ایک درمیانی صفحہ

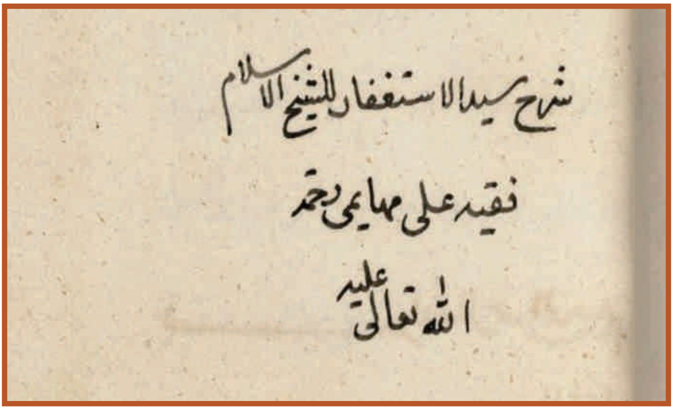

شرح سید الاستغفار للشیخ الاسلام
نقیہ علی مہایمی رحمۃ
اللہ تعالی علیہ

ہارورڈ یونی ورسٹی، امریکہ سے حاصل شدہ مخطوطے کے ٹائٹل پیج پر
کتاب سے متعلق یہ عبارت لکھی ہوئی ہے۔

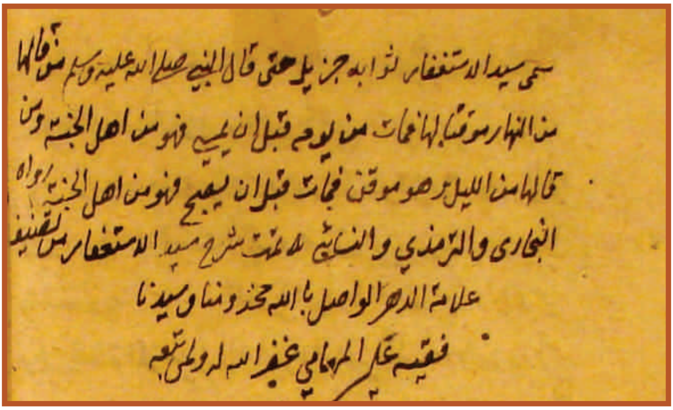

سمی سید الاستغفار لثوابہ جبریل حتی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من قالہا
من النہار موقنا بہا فمات من یومہ قبل ان یمسی فہو من اہل الجنۃ ومن
قالہا من اللیل وہو موقن فمات قبل ان یصبح فہو من اہل الجنۃ رواہ
البخاری والترمذی والنسائی تمت شرح سید الاستغفار من تصنیف
علامۃ الدہر الواصل باللہ مخدومنا وسیدنا
فقیہ علی المہایمی غفر اللہ لہ ولمن تبعہ

”کتب خانۂ مدرسۂ محمدیہ“ سے حاصل شدہ مخطوطے کے آخری صفحے پر
مصنف سے متعلق یہ عبارت لکھی ہوئی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ،

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ،

خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ،

وَ اَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ،

اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ،

اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ،

وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ، فَاغْفِرْ لِیْ؛

فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ.

MAULA ALI RESEARCH CENTRE

دعائے سیدُ الاستغفار

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اے اللہ! تو میرا رب ہے،
تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں،
تو میرا خالق ہے،
میں تیرا بندہ ہوں،
تیرے عہد و پیماں پر قائم رہنے کی کوشش کر رہا ہوں،
اپنے کرتوت کی برائیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں،
تیری نعمتوں کا مجھے اقرار و اعتراف ہے،
میں اپنے گناہوں سے توبہ کر رہا ہوں،
میرے مولا! مجھے بخش دے؛
کیوں کہ گناہوں کو بخشنے والی ذات صرف تیری ہے۔

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

اے مالک ومولا!

تیری ہی پناہ سب مانگتے ہیں،

تیرے ہی آگے سب گڑگڑاتے ہیں،

تیرے ہی حضور اپنی التجائیں پیش کرتے ہیں،

تو ہی تو عفوودرگزر فرمانے والا ہے،

ہدایت دینے والا ہے،

مشکلوں اور مصیبتوں میں سب تجھی سے امیدیں وابستہ کرتے ہیں

اور برائیوں کو نیکیوں میں بدلنے کے لیے توفیق وامداد بھی،

تجھی سے مانگتے ہیں۔

تو کتنا عظیم وجلیل ہے،

تو میرا رب،

مجھے پالنے والا،

مجھ پر انعام فرمانے والا ہے۔

پیدائش سے لے کر اب تک تو نے مختلف مرحلوں میں میری پرورش فرمائی ہے،

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

طرح طرح کے انعام واکرام سے نوازا ہے۔

میں کتنا حقیر و ذلیل ہوں،

ابتدا میں نطفہ تھا اور ایک دن بد بُودار مردار ہو جاؤں گا،

میرا تجھ پر کوئی حق نہیں،

اِس کے باوجود میری پوری زندگی کا کوئی لمحہ ایسا نہیں جس میں تیرا انعام واکرام اور تیری بندہ نوازی شاملِ حال نہ رہی ہو۔

تیرے سوا نہ کوئی میرا مُرَبِّی (پالنے والا) ہے،

نہ ہی کوئی مُنْعِمْ (انعام کرنے والا)؛

کیوں کہ جب تیرے سوا کوئی معبودِ حقیقی ہے ہی نہیں،

تو تیرے سوا کوئی مربی و منعم ہو ہی نہیں سکتا۔

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

سب کچھ تیری طرف سے اور تیری وجہ سے ہے؛

لٰہذا ہر بندے پر واجب ہے کہ ہر حال میں اپنے رب کے حق کی رعایت کرے،

اُس کا حکم مانے اور اُس کی منع کردہ چیزوں سے بچتا رہے؛

تاکہ اُس کا شمار شکر گزار بندوں میں ہو جائے۔

تو نے مجھے حقیر پانی کے ذریعے عدم سے وجود بخشا،

مجھے اچھی صورت عطا فرمائی،

ساتھ ہی ساتھ میرے اندر ایسی قوت وقدرت رکھی جس کے ذریعے میں کام بھی کر سکتا ہوں اور کسی کام سے باز بھی رہ سکتا ہوں۔

تو نے میری عمر دراز فرمائی،

-یہ عمر نیکیاں کمانے کی پونجی ہے اور اِن نیکیوں سے جنت کا حصول اور رب کی رضا حاصل ہوتی ہے۔

پھر مجھے عاقل و بالغ کیا۔

مجھے اسلام کی دولت سے مالا مال کر کے،

تو نے مجھ پر بے پناہ احسان کیا،

اسلام ہی سب سے اچھا اور سب سے کامل ترین دین ہے۔

تو نے رسولانِ عظام اور انبیاے کرام علیہم السلام کو بھیج کر،

اُن پر کتابیں نازل فرما کر

اور اُن کے اِس دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد،

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

علماے صالحین کے ذریعے،

وہ چیزیں مکمل وضاحت کے ساتھ بیان کر دی ہیں،

جن کی ہمیں دین و دنیا میں ضرورت پڑتی ہے،

جن پر عمل کر کے انسان کو ثواب ملتا ہے،

اور جن کی خلاف ورزی کے سبب وہ عذابِ الٰہی میں گرفتار ہوتے ہیں۔

یہ تیرا ہی کرم و احسان ہے کہ

تیرا بندہ ہر حال میں،

چاہے دن ہو یا رات،

سفر ہو یا حضر،

تندرست ہو یا بیمار،

اپنے اعضا کو اُن کاموں میں لگا کر،

جن کے لیے وہ پیدا کیے گئے ہیں،

تیرا شکر ادا کرتا رہتا ہے۔

پھر ایک وقت ایسا بھی آتا ہے کہ

تیرے شکر گزار بندوں میں اُس کا شمار ہونے لگتا ہے۔

مگر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ

اُس کے اِس شکر ادا کرنے کی حیثیت کچھ بھی نہیں،

بلکہ اگر وہ زندگی بھر بھی عبادت کرتا رہے،

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

تب بھی اللہ تعالیٰ کی صرف اِس نعمت کا حق ادا نہیں کرسکتا کہ اُس نے اِسے عدم سے وجود بخشا، یہ بات اور ہے کہ اس کی یہ عبادت عبث ولغو بھی نہیں ہوتی۔

اِس لیے مجھ پر واجب ہے کہ

اپنے رب کے احکامات پر ثابت قدم رہوں،

جن کاموں کا رب نے حکم دیا ہے، اُس کی بجا آوری

اور جن کاموں سے روکا ہے، اُس سے اجتناب کرتا رہوں۔

کیوں کہ میں بندہ ہوں،

اور بندے پر واجب ہوتا ہے کہ اپنے آقا کی تمام باتوں کو مانے،

اگر وہ کوئی حکم دے تو اُسے فوراً پورا کرے،

اور اگر کسی بات سے روکے تو رک جائے؛

تاکہ وہ ڈانٹ، پھٹکار اور سزا کا مستحق نہ ہو؛

بلکہ تعریف و انعامات کا مستحق ہو۔

میرے مولا!

مجھے اپنے بندہ ہونے کا اقرار ہے،

اور بندے کے لیے لازم ہے کہ وہ اپنے مالک کے کسی حکم کی مخالفت نہ کرے،

اگرچہ مالک کتنی ہی معمولی چیز کا حکم کیوں نہ دے۔

مگر

میرے مولا!

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

-تو یہ جانتا ہے کہ میں سچ بول رہا ہوں-

میرے اندر اتنی بھی استطاعت نہیں کہ

میں مَنْہِیّاتُ (۱) سے اجتناب کر کے تیرے عہد پر قائم رہ سکوں

اور اَوَامِرُ (۲) کو بجالا کر تیرے وعدے پر ثابت قدم رہ سکوں۔

بلکہ میرے کام تو تیرے اَوَامِرُ و مَنْہِیّاتُ کے برخلاف ہوتے ہیں؛

کیوں کہ میں ایک معمولی سا آدم زاد ہوں۔

(۱) جن کاموں سے بچنے کا رب نے حکم دیا ہے۔
(۲) جن کاموں کے کرنے کا رب نے حکم دیا ہے۔

اے مالک ومولا!

حضرت آدم علیہ السلام کتنے شرف وعظمت والے تھے،

تمام فرشتوں سے زیادہ مکرّم تھے،

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سکھائے ہوئے تھے۔

پاک جگہ، جنت میں رہتے تھے،

پھر بھی اُن سے ایک ایسا فعل سرزد ہوگیا، جس پر اُنھیں تنبیہ فرمائی گئی اور اُس کی وجہ سے اُنھیں جنت سے نکل کر زمین پر اترنا پڑا۔

تو پھر میری کیا حیثیت ہے،

میں گناہوں میں ڈوبا ہوا،

ذلیل وحقیر جاہل انسان ہوں۔

یہ میری کج روی ہے،

اور اپنے رب اور اپنے خالق کے حضور یہ میرا انتہائی قبیح فعل ہے کہ

جس کا میں کھاتا ہوں اور جس سے میں اپنی ضرورتیں پوری کرتا ہوں،

اُسی سے میں یہ کہہ رہا ہوں کہ

’’میں تیرے احکام کی پابندی نہیں کرسکتا،

تیرے اَوَامِر پر عمل اور تیرے مَنْھِیّاتْ سے اجتناب نہیں کرسکتا۔‘‘

یقیناً یہ ایسا ظلم ہے جو میں خود اپنے آپ پر کررہا ہوں،

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

اور یہ کفرانِ نعمت (۱) بھی ہے۔

اِس کا تقاضا ہے کہ مجھے سخت سزا ملے؛

مگر یہ تیری بُردباری ہے کہ تو عذاب نہیں فرماتا۔

مگر مجھے معلوم ہے کہ اِس کا انجام نہایت برا اور سخت نقصان دہ ہے،

اِسی وجہ سے میں تیری پناہ وحفاظت چاہتا ہوں،

تیری ہی ذات تو وہ ذات ہے کہ

جب اُس سے امن وامان کی دعا کی جائے تو وہ حفاظت فرماتا ہے،

طاقت وقوت عطا فرماتا ہے،

اُن چیزوں میں سائل کی مدد فرماتا ہے جس میں اُس کا فائدہ ہے،

اور دینی اور دنیاوی نقصان دہ چیزوں سے بچا بھی لیتا ہے۔

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

میرے مولا!

میں اپنے کالے کرتوت کے عتاب وعذاب کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں،

اپنے اِس قول کے شر سے کہ

”میں تیرے اَوَامِر ونَوَاھِی (۲) کی اطاعت نہیں کرسکتا“

اور اپنے اِسی قول کے موافق عمل کرنے کے شر سے،

(تیری پناہ چاہتا ہوں۔)

(۱) ناشکری

(۲) جن کاموں کے کرنے اور جن کاموں سے بچنے کا رب نے حکم دیا ہے۔

کیوں کہ اِس طرح کی حرکتوں سے رب کی رحمت سے دوری اور محرومی ہوتی ہےاور اگر مخلوق کے سامنے اِس کا اظہار کر دیا جائے تو رسوائی کا سبب بنتا ہے؛

بلکہ یہ ہلاکت و مواخذے پر مُہر لگا دینے کے برابر ہے،

مُہر نہیں، بلکہ یہ یقینی ہلاکت و مواخذہ ہی ہے؛

کیوں کہ گناہوں اور معاصی کی خاصیت ہی یہی ہوتی ہے کہ

وہ ہلاکت کی طرف لے جاتی ہے۔

مگر اے اَرۡحَمُ الرَّاحِمِیۡنۡ!

تیری رحمت تیرے غضب پر غالب آ جاتی ہے،

تو نے میرے ساتھ ایسا کچھ بھی نہیں کیا،

نہ مواخذہ کیا،

نہ عذاب دیا؛

بلکہ اپنے فضل و کرم سے مجھے مہلت دی کہ

میں توبہ کرلوں،

اگر ایسا نہ کرتا تو میں اپنا عظیم نقصان کر بیٹھتا۔

یہ بھی تیری اُن عظیم نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت ہے،

جو تو نے دولتِ اسلام سے مالا مال فرمانے کے بعد مجھے عنایت فرمائی۔

اے سب کے مالک!

مجھے اِس بات کا اعتراف ہے کہ تو منعمِ حقیقی ہے،

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

اوراس کا بھی اعتراف ہے کہ

تو نے مجھے بے شمار نعمتیں عطا فرما کر مجھ پر احسان فرمایا ہے، خاص کر اُس وقت جب کہ میں نے تیری نافرمانی کی اور تیرے احکام کی مخالفت کی۔

اور میں اِس کا بھی اعتراف کرتا ہوں کہ

میں ایک گناہ گار نافرمان بندہ ہوں،

اِس بات کا مستحق ہوں کہ تیری بارگاہ سے دُھتکار دیا جاؤں،

میرے ساتھ اِس کے علاوہ اور بھی ایسے معاملات ہونے چاہیے جو نافرمانوں کے ساتھ ہوتے ہیں،

مجھے معلوم ہے کہ تیری مخالفت کرنے کے سبب تیرے نزدیک میری کوئی قدر و منزلت نہیں ہوگی اور تو نے جو مجھے اچھے کام کرنے اور برے کام سے رُکنے کی قدرت دی ہے، اُس کے بعد میرے پاس کوئی عذر بھی باقی نہیں رہ جاتا۔

مگر

میرے مولا!

ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام سے جب چوک ہوئی،

تو تو نے اُن کے ساتھ اِس طرح برتاؤ کیا،

جیسا کہ قرآن میں آیا ہے:

﴿وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ۝﴾

﴿ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى ۝﴾

یعنی:

”اور آدم سے اپنے رب کی لغزش ہوئی،

تو بے منافع رہ گئے۔

پھر برگزیدہ کیا اُنھیں، اُن کے رب نے،

تو رجوع فرمائی اُن پر (رحمت سے)،

اور راہ دکھائی۔“ (۱)

یہ بھی تیرا ہی فرمان ہے:

﴿فَتَلَقّٰۤی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیْهِ﴾

یعنی:

”پس آدم نے رب سے چند کلمات سیکھ لیے،

پس اللہ نے مہربانی سے اُن پر رجوع فرمایا۔“ (۲)

(حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ) تیرے اِس برتاو نے،

گناہ گاروں اور نافرمانوں کو توبہ کی راہ دکھائی؛

کیوں کہ یہ توبہ ہی ہے جو گناہوں کے اثرات کو مٹا دیتی ہے اور حاجت مند بندے اور اُس کے مالک کے درمیان عظیم وسیلہ بنتی ہے۔

(۱) اَلْقُرْاٰنُ الْحَکِیْم، سُوْرَۃُ طٰہٰ: 20، رَقْمُ الْآیَۃِ: 121-122 مُتَرْجَم: اَشْرَفُ الْبَیَانْ، اَزْ مَخْدُوْم سَیِّدْ اَشْرَفْ جَہَانْ گِیْر رحمۃ اللہ علیہ

(۲) اَلْقُرْاٰنُ الْحَکِیْم، سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ: 2، رَقْمُ الْآیَۃِ: 37 مُتَرْجَم: اَشْرَفُ الْبَیَانْ، اَزْ مَخْدُوْم سَیِّدْ اَشْرَفْ جَہَانْ گِیْر رحمۃ اللہ علیہ

اور یہ بھی تیرا ہی فرمان ہے:

مَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَمَنْ مَشٰى إِلَيَّ أَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً. (۱)

یعنی:

’’جو مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے،
میری رحمت اُس سے ایک ہاتھ قریب ہوتی ہے،
اور جو مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے،
میری رحمت اُس سے دو ہاتھ قریب ہوتی ہے،
اور جو میری طرف چل کر آتا ہے،
میری رحمت اُس کی طرف دوڑ کر جاتی ہے۔‘‘

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

تیرے اِس مذکورہ فرمان نے،
تجھ سے روگردانی کرنے والوں کو،
اور تیرے احکام کی مخالفت کرنے والوں کو،
اِس طرف راغب کیا کہ وہ تیری بارگاہ میں رجوع لائیں،
تجھ سے تیرے رحم و کرم کی بھیک مانگیں،
اور تیرے احکام کی پیروی کریں۔

(۱) اَلصَّحِيْحُ لِلْبُخَارِيِّ، كِتَابُ التَّوْحِيْد، بَابُ ذِكْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ رِوَايَتِهِ عَنْ رَبِّهِ، رَقْمُ الْحَدِيْث: 7536

نوٹ: بخاری کے الفاظ کچھ الگ ہیں، پوری حدیث عربی متن کے حاشیے میں ملاحظہ فرمائیں۔

تیرے حبیب سیدُ الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان ہے:

التَّآئِبُ مِنَ الذَّنۡبِ کَمَنۡ لَا ذَنۡبَ لَهٗ. (۱)

یعنی:

"گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہے، جیسے کہ اُس نے کوئی گناہ نہ کیا ہو۔"

اِس فرمان نے،

تیری مخالفت اور تیری نافرمانی میں ڈوبے ہوئے لوگوں کو،

اِس طرف راغب کیا کہ وہ تیرے آنے والے اِس فرمان پر پہلے غور کریں:

﴿ اِلَّا مَنۡ تَابَ وَ اٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمۡ حَسَنٰتٍ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا ۝﴾ (۲)

یعنی:

"مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے،

اور نیکی کرے،

پس یہی گروہ ہے کہ اللہ اُن کے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دے گا۔

اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

اور (اِس آیت میں غور کرنے کے بعد)

اِس آیت کے تقاضے پر عمل کرتے ہوئے،

مولیٰ علی ریسرچ سینٹر
MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID MUMBAI

(۱) سُنَنُ ابۡنِ مَاجَه، کِتَابِ الزُّهۡدِ، بَابِ ذِکۡرِ التَّوۡبَةِ، رَقۡمُ الۡحَدِیۡث: 4391

(۲) اَلۡقُرۡاٰنُ الۡحَکِیۡمِ، سُوۡرَةُ الۡفُرۡقَانۡ: 25، رَقۡمُ الۡآیَةِ: 70، مُتَرۡجَم: اَشۡرَفُ الۡبَیَانۡ، اَزۡ مَخۡدُوۡم سَیِّد اَشۡرَف جَهَانۡ گِیۡرۡ رحمۃ اللہ علیہ

توبہ کرکے نیک اعمال کے خوگر ہو جائیں؛

تاکہ اللہ تعالیٰ اُن کے گناہوں کو نیکیوں میں بدل دے۔

میرے مولا!

تیرا دروازہ، توبہ کرنے والوں کے لیے کھلا ہوا ہے،

اور تیرا منادی یہ ندا کرتا رہتا ہے:

هَلْ مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَهٗ وَهَلْ مِنْ تَائِبٍ فَاَتُوْبَ عَلَيْهِ كَرَمًا وَّ لُطْفًا.(۱)

یعنی:

”ہے کوئی مغفرت چاہنے والا؟ جسے میں بخش دوں،

ہے کوئی توبہ کرنے والا؟ جس کی توبہ اپنے لطف وکرم سے قبول کرلوں۔“

لہٰذا اے مالک ومولا! میں تیرے حضور توبہ کررہا ہوں

اور تجھ سے اپنے تمام گناہوں کی مغفرت چاہتا ہوں۔

میرے مولا!

میں اپنے ہر اُس قول وفعل پر شرمندہ ہوں،

جو تیری مرضی کے خلاف میں نے کیے ہیں۔

میں نے تو یہ سوچ لیا تھا کہ میں تیری طرف رجوع نہیں لاؤں گا،

مگر اب جب کہ میں نے توبہ کرلی ہے،

(۱) اَلنُّزُوْلُ لِلدَّارَقُطْنِيِ، ذِكْرُ الرِّوَايَةِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ، رَقْمُ الْحَدِيْثِ:38

نوٹ: اس میں ” كَرَمًا وَّ لُطْفًا “ کا لفظ نہیں ہے۔

اور تجھ سے مغفرت کی بھیک مانگ رہا ہوں،

اِس لیے مجھے بھی بخش دے میرے مولا؛

کیوں کہ تو توبہ کرنے والوں کو اور مغفرت چاہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

استغفار کرنے والوں کے لیے جس طرح کی مغفرت کا وعدہ ہے،

میری، میرے والدین کی اور تمام مومنین و مسلمین کی،

اُسی طرح مغفرت فرمادے۔

میرے مولا!

اگر تو سب کو بخش دے، تب بھی تیری سلطنت میں کچھ کمی نہ ہو۔

مجھ پر رحم فرما،

میری توبہ قبول فرمالے،

میرے تمام گناہوں کی سزائیں معاف فرمادے؛

کیوں کہ اگر ایک سزا بھی باقی بچ گئی۔

گرچہ معمولی ہی کیوں نہ ہو۔

تو وہ مجھے ضرور نقصان پہنچائے گی۔

اِس لیے اے منگتوں کی لاج رکھنے والے!

میں تیرے حضور توبہ کرکے،

اپنے گناہوں کی معافی و مغفرت کا سوال کررہا ہوں۔

مولیٰ علی ریسرچ سینٹر
MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

میرے مولا!

گناہوں کو بخشنے کا اختیار تیرے سوا کسی کو نہیں ہے؛

کیوں کہ گناہوں پر سزا دینے کا حق صرف اور صرف تیرا ہے،

تو اُن کی مغفرت فرمانے اور اُنھیں معاف فرمانے کا حق بھی صرف تجھی کو ہوگا۔

اور ایسا اِس لیے ہے:

کیوں کہ تیرے علاوہ جو بھی ہیں،

سب تیرے مملوک ہیں

اور جو مملوک ہوں،

وہ اپنے آقا کے حق سے بَرِیُّ الذِّمَّہ ہونے پر قادر نہیں ہو سکتے۔

اور یہ تیری حکمت اور بندوں پر یہ تیرا کتنا بڑا احسان ہے کہ

تو نے گناہ گاروں کو توبہ جیسی عظیم نعمت عطا فرمائی،

اور توبہ کرنے پر رحم و کرم، عفو و درگزر اور مغفرت و بخشش کا وعدہ فرمایا۔

اور تیرا یہ احسان فرمانا، بندوں سے کسی منفعت کے حصول کے لیے ہے نہ خود سے کسی ضرر کو دور کرنے کے لیے ہے؛

بلکہ اِس لیے ہے:

تاکہ قیامت کے دن اُن کی نجات ہو سکے،

اور وہ کامیاب و کامران ہو جائیں۔

قیامت کے اُس دن،

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

جس دن،

آدمی اپنے بھائی سے،

ماں باپ سے،

بیوی اور اولاد سے بھاگے گا،

اُن میں سے ہر ایک کو اُس دن ایسی پریشان کن حالت لاحق ہوگی،

جو اُسے کسی دوسری طرف دھیان کرنے نہ دے گی۔

تیرا فرمان ہے:

﴿يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ۝ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ ۝ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ ۝ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ ۝﴾ (١)

اُس دن کی شدت اور اُس دن کی عام مصیبتوں کے متعلق انبیاے کرام اور رسولانِ عظام علیہم السلام بھی کہہ اٹھیں گے:

يَا رَبِّ نَفْسِي نَفْسِي. (٢)

تو جب مذکورہ طریقے پر کوئی توبہ واستغفار کرے گا،

(١) اَلْقُرْاٰنُ الْحَكِيمُ، سُوْرَةُ عَبَسَ:80، رَقْمُ الْآيَةِ:34 تا 37

ترجمہ: جس روز آدمی بھاگے گا اپنے بھائی سے اور اپنی ماں سے اور اپنے باپ سے اور اپنی بیوی سے اور بیٹوں سے۔ ہر شخص کے لیے اُس روز ایک کام ہوگا، جس میں وہ مشغول ہوگا۔

مُتَرجَم: اَشْرَفُ الْبَيَانْ، اَزْ مَخْدُوْمْ سَيِّدْ اَشْرَفْ جَهَانْ گِيْرْ رحمۃ اللہ علیہ

(٢) اَلصَّحِيحُ لِلْبُخَارِيِّ، كِتَابُ التَّفْسِيرِ، بَابُ قَوْلِهِ: ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا، رَقْمُ الْحَدِيثِ:4712

اور اُس کی زبان پر وہی کلمات جاری ہوں گے، جو اُس کے دل میں ہیں۔

(یعنی جو سچے دل سے دعاے سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَارْ پڑھے گا)،

لامُحالہ اُس کی توبہ قبول ہوگی اور اُس کی بخشش کر دی جائے گی۔

کیوں کہ یہ دعا توبہ بھی ہے اور استغفار بھی،

تمام اقسام کے استغفار اِس استغفار کی طرف راجع ہیں،

اور کوئی بھی استغفار ایسا نہیں جس میں اِس استغفار کا کچھ حصہ نہ ہو،

اِسی وجہ سے اِس کا نام ''سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَارْ'' رکھا گیا ہے۔

اِس دعا کے پڑھنے کا ثواب بہت زیادہ ہے۔

اِس دعا کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے:

وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَّوْمِهِ قَبْلَ اَنْ يُّمْسِيَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يُّصْبِحَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ. (۱)

یعنی:

''جو اِس دعا پر یقین رکھتے ہوئے،

دن میں اِسے پڑھے گا اور رات آنے سے پہلے انتقال کر جائے گا،

تو وہ جنتی ہوگا۔

اور جو کوئی اِس دعا پر یقین رکھتے ہوئے رات میں اِسے پڑھے گا،

(۱) اَلصَّحِيْحُ لِلْبُخَارِيِّ، كِتَابُ الدَّعْوَاتِ، بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحَ، رَقْمُ الْحَدِيْث:6323

اور دن نکلنے سے پہلے انتقال کر جائے گا،

وہ بھی جنتی ہوگا۔

"شَرحُ سَیِّدِ الاِستِغفَارُ" مکمل ہوئی۔

یہ کتاب، علامۂ دہر، واصل باللہ، حضرت مخدوم فقیہ علی مہائمی -غَفَرَ اللہُ لَہٗ وَ لِمَنْ تَبِعَہٗ- کی تصانیف میں سے ایک تصنیف ہے۔

مولیٰ علی ریسرچ سینٹر
MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

شرح سيد الاستغفار

تأليف

الشيخ المحقق للعلوم الظاهرة والباطنة

علاء الدين علي بن أحمد المهائمي عليه الرحمه

(٧٧٦هـ - ٨٣٥هـ)

تحقيق وتعليق

الأستاذ

فاروق خان المهائمي المصباحي

ناشر

مركز مولا علي للأبحاث،

مسجد المينارة، مومبائي

مُقَدَّمَةُ التَّحۡقِيۡقِ

فِي الصَّحِيۡحِ لِلۡبُخَارِيِّ دُعَآءٌ يُسَمّٰى سَيِّدَ الۡاِسۡتِغۡفَارِ. وَعَنۡ هٰذَا الدُّعَاءِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ:

"وَمَنۡ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوقِنًا بِهَا، فَمَاتَ مِنۡ يَوۡمِهِ قَبۡلَ أَنۡ يُمۡسِيَ، فَهُوَ مِنۡ اَهۡلِ الجَنَّةِ، وَمَنۡ قَالَهَا مِنَ اللَّيۡلِ وَهُوَ مُوۡقِنٌ بِهَا، فَمَاتَ قَبۡلَ اَنۡ يُصۡبِحَ، فَهُوَ مِنۡ اَهۡلِ الجَنَّةِ."

وَالۡكِتَابُ الَّذِيۡ بَيۡنَ يَدَيۡكَ هُوَ شَرۡحٌ مُوۡجَزٌ لِهٰذَا الدُّعَآءِ وَالشَّارِحُ حَضۡرَةُ الۡمَخۡدُومِ الۡفَقِيۡهُ عَلَيُّ الۡمَهائِمِيُّ. وَفِيۡ تَسۡمِيَةِ هٰذَا الدُّعَاءِ بِـ "سَيِّدِ الِاسۡتِغۡفَارِ" يَقُوۡلُ الشَّيۡخُ الۡمَهائِمِيُّ:

"لِاَنَّهُ تَوۡبَةٌ وَاسۡتِغۡفَارٌ تَامٌّ، جَمِيۡعُ الۡاِسۡتِغۡفَارَاتِ رَاجِعَةٌ اِلَيۡهِ، اِذۡ مَا مِنۡ اسۡتِغۡفَارٍ اِلَّا وَفِيۡهِ شَيۡءٌ مِنۡهُ؛ وَلِهٰذَا سُمِّيَ "سَيِّدَ الۡاِسۡتِغۡفَارِ".

نَحۡنُ مَحۡظُوۡظُوۡنَ جِدًّا بِاَنۡ نُقَدِّمَ لَكُمۡ كِتَابًا آخَرَ لِلۡمُؤَلِّفِ الشَّيۡخِ الۡمَهَائِمِيِّ عَلَيۡهِ الرَّحۡمَةُ.

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

طَرِيقَتُنَافِي تَحۡقِيقِ الۡكِتَابِ وَتَسۡهِيلِه

● اِعۡتَمَدۡنَا فِيۡ اِخۡرَاجِ هٰذَا الۡكِتَابِ عَلٰى نُسۡخَتَيۡنِ خَطِّيَتَيۡنِ:

اَلۡمَخۡطُوطَةُ الۡاُوۡلٰى

اَخَذۡنَا هٰذِهِ الۡمَخۡطُوۡطَةَ مِنۡ جَامِعَةِ هَارۡفَارۡدۡ عَبۡرَ الۡاِنۡتَرۡنِتۡ، وَهِيَ تَحۡتَوِيۡ عَلٰى ١٦ صَفۡحَةً، وَ كُلُّ صَفۡحَةٍ تَحۡتَوِيۡ عَلٰى ٩ سُطُورٍ وَ ٨ كَلِمَاتٍ اَوۡسَطًا، فِي الصَّفۡحَةِ الۡاُوۡلٰى يُوۡجَدُ اسۡمُ الۡكِتَابِ وَ الۡمُؤَلِّفِ وَفِي الصَّفۡحَةِ الۡاَخِيرَةِ كُتِبَتۡ سَنَةُ النَّسۡخِ: ١٢٦٥ھ.

اَلۡمَخۡطُوطَةُ الثَّانِيَةُ

اَخَذۡنَا هٰذِهِ الۡمَخۡطُوۡطَةَ الثَّانِيَةَ مِنۡ "مَكۡتَبَةِ الۡمَدۡرَسَةِ الۡمُحَمَّدِيَّةِ فِيۡ الۡمَسۡجِدِ الۡجَامِعِ لِمُوۡمۡبَائِيۡ." رَقۡمُهَا: A M 3 0 8.تَعۡنِيۡ مِنۡ A M: الۡمَخۡطُوطَةَ الۡعَرَبِيَّةَ. تَحۡتَوِيۡ هٰذِهِ الۡمَخۡطُوۡطَةُ عَلٰى ٦ صَفۡحَاتٍ، وَ تَحۡتَوِيۡ كُلُّ صَفۡحَةٍ عَلٰى ١٩ سَطۡرًا وَعَلٰى ١٠ كَلِمَاتٍ اَوۡسَطًا.

وَ وَجَدۡتُ عَلٰى دَفَّةِ هٰذِهِ الۡمَخۡطُوۡطَةِ مُلۡصَقًا مَكۡتُوۡبًا عَلَيۡهَا اسۡمُ الۡكَاتِبِ عَبۡدُ الرَّحۡمٰنِ بۡنُ عِيسٰى، وسَنَةُ النَّسۡخِ، وَهِي: ١١٢٠ھ.

وَيَظۡهَرُ مِنۡ هٰذَا الۡمُلۡصَقِ اَيۡضًا اَنَّ هٰذِهِ الۡمَخۡطُوۡطَةَ كَانَتۡ مَوۡجُوۡدَةً سَابِقَةً فِيۡ "مَرۡكَزِ جُمُعَةِ الۡمَاجِدِ لِلثَّقَافَةِ وَالتُّرَاثِ، دُبَيۡ" ثُمَّ تَمَّ اِحۡضَارُهَا لَاحِقًا اِلٰى

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

”مَكۡتَبَةِالۡمَدۡرَسَةِالۡمُحَمَّدِيَّةِ،فِي الۡمَسۡجِدِالجَامِعِ لِمُوۡمۡبَائِيۡ.“

وَكِتَابَةُهٰذِهِ الۡمَخۡطُوۡطَةِوَاِنۡ كَانَتۡ كَثِيۡفَةًوَّ مُعَقَّدَةً؛ لٰكِنۡ مِنۡ جِهَةِ صِحَّةِ الۡكِتَابَةِ فَهِيَ اَصَحُّ مِنَ الۡمَخۡطُوۡطَةِ السَّابِقَةِ ، وَفِيۡ مَوۡضِعِ الۡخِلَافِ اِخۡتَرۡنَا عِبَارَةَ هٰذِهِ الۡمَخۡطُوۡطَةِ عَلَى الۡاُخۡرٰى ؛ لِاَنَّ هٰذِهِ الۡمَخۡطُوۡطَةَ هِيَ الۡاَصَحُّ وَ الۡاَقۡدَمُ.

- حَصَرۡنَا الۡمَتۡنَ الۡعَرَبِيَّ بِينَ قَوۡسَيۡنِ مُزۡهَرَيۡنِ ()، وَكَتَبۡنَاهُ بِالۡخَطِّ الۡعَرِيۡضِ.
- حَصَرۡنَا الۡآيَاتِ الۡقُرۡاٰنِيَّةَ الۡكَرِيمَةَ بَيۡنَ قَوۡسَيۡنِ مُزۡهَرَيۡنِ ﴿ ﴾، وَ جَعَلۡنَاهَا بِرَسۡمِ الۡمُصۡحَفِ الشَّرِيۡفِ.
- اَحَلۡنَا الۡاَحَادِيۡثَ النَّبَوِيَّةَ الشَّرِيۡفَةَ اِلٰى مَوَاطِنِهَا مِنۡ كُتُبِ السُّنَّةِ الۡمُطَهَّرَةِ.
- ضَبَطۡنَا الۡكَلِمَاتِ بِالشَّكۡلِ الۡكُلِّيِّ الَّذِيۡ لَا يَكُوۡنُ مَعَهُ الۡتِبَاسٌ عَلَى الۡقَارِئِ، وَوَضَعۡنَا عَلَامَاتِ التَّرۡقِيۡمِ الۡمُنَاسِبَةَ.
- عَلَّقۡنَا عَلٰى بَعۡضِ الۡمَوَاضِعِ فِي الۡكِتَابِ عِنۡدَمَا دَعَتِ الۡحَاجَةُ اِلَى التَّعۡلِيۡقِ.
- اَضَفۡنَا بَيۡنَ مَعۡقُوۡفَيۡنِ [] مَا كَانَ مُنَاسِبًا لِلسِّيَاقِ مِنۡ كَلِمَاتٍ وَ حُرُوۡفٍ.
- تَرۡجَمۡنَا لِمُؤَلِّفِ الۡكِتَابِ تَرۡجَمَةً مُوۡجَزَةً.

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

وَمَعَ اَنَّنَا بَذَلۡنَا جَمِيۡعَ مَا فِيۡ وُسۡعِنَا فِيۡ سَبِيۡلِ تَصۡحِيۡحِ الۡكِتَابِ وَ تَقۡدِيۡمِهٖ لِلۡقُرَّاءِ مُوَشَّحًا بِاَجۡمَلَ ثِيَابِهٖ وَمُحَلًّيَا بَاَبۡهٰى حُلَلِهٖ ، لا نَدَّعِي الۡبَرَاءَةَ فِيۡهِ عَنۡ خَطَاٍ اَوۡ زَلَّةٍ. فَالۡكَمَالُ لِلّٰهِ وَحۡدَهٗ لَيۡسَ لِاَحَدٍ سِوَاهُ.

وَقَدۡ سَاعَدَنِيۡ فِيۡ هٰذَا الۡعَمَلِ

- اَخِي الۡكَرِيۡمُ الاسۡتَاذُ مُحَمَّدٌ شَمۡشِيۡرُ عَلِي الصِّدِّيۡقِيُّ الۡمِصۡبَاحِيُّ الۡغُجۡرَاتِيُّ، عُضۡوُ هَيۡئَةِ التَّدۡرِيۡسِ بِدَارِ الۡعُلُوۡمِ فَيۡضِ عَائِشَةَ وَفَيۡضِ مُصۡطَفٰى، سَاوَرۡكُنۡدُلَا ، اَمۡرِيۡلِيۡ، غُجۡرَاتۡ،
- وَاَخِي الۡكَرِيۡمُ الۡاُسۡتَاذُ طَاهِرۡ رَضَا الۡمِصۡبَاحِيُّ -مِنۡ اَسَاتِيۡذِ دَارِ الۡعُلُوۡمِ مَحۡبُوۡبِ سُبۡحَانِيۡ، كُرۡلَا ، مُوۡمۡبَائِيۡ،
- وَالۡاُسۡتَاذُ مَظۡهَرۡ حُسَيۡن الۡعَلِيۡمِيُّ ، عُضۡوُ هَيۡئَةِ التَّدۡرِيۡسِ بِالۡجَامِعَةِ الۡغَوۡثِيَّةِ نَجۡمِ الۡعُلُوۡمِ، مُوۡمۡبَائِي،
- وَالۡحَافِظُ مُحَمَّد بِلَال الاَشۡرَفِيُّ، مُشۡرِفُ مَرۡكَزِ مَوۡلَا عَلِيٍّ لِلۡاَبۡحَاثِ، مَسۡجِدِ الۡمِيۡنَارَةِ، مُوۡمۡبَائِيۡ،

حَيۡثُ اعۡتَنَوۡا بِالۡكِتَابِ اعۡتِنَاءً ا بَالِغًا ، فَطَالَعُوۡهُ مِنۡ اَوَّلِهٖ اِلٰى آخِرِهٖ بِكُلِّ رَغۡبَةٍ وَّاِخۡلَاصٍ، تَظَاهَرُوۡا بِآرَائِهِمُ الۡمُفِيۡدَةِ الۡقَيِّمَةِ.

فَاُقَدِّمُ اِلَيۡهِمۡ هَدَايَا غَالِيَةً وَاَهۡدِيۡ اِلَيۡهِمۡ زُهُوۡرًا زَاكِيَةً لِلشُّكۡرِ وَ الۡاِمۡتِنَانِ مِنۡ اَعۡمَاقِ الۡقَلۡبِ دَاعِيًا لَهُمۡ اَنۡ يَتَقَبَّلَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنۡ اَعۡمَالِهِمُ الۡقَيِّمَةِ هٰذِهٖ وَ

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

يَجۡزِيَهِمۡ اَحۡسَنَ مَا يَجۡزِيۡ عِبَادَهُ الۡمُخۡلِصِيۡنَ.

وَخِتَامًا اَشۡكُرُ شُكۡرًا جَزِيۡلًا لِجُمۡلَةِ اَسَاتِذَتِي الۡبَارِعِيۡنَ وَ لِوَالِدَيَّ الۡكَرِيۡمَيۡنِ؛ فَاِنَّهُ لَوۡلَا تَوۡجِيۡهَاتُهُمُ الۡغَالِيَةُ وَاِرۡشَادَاتُهُمُ الۡعَالِيَةُ لَمَا وَصَلۡتُ اِلَى الۡهَدَفِ الۡمَنۡشُوۡدِ بِيُسۡرٍ وَسُهُوۡلَةٍ.

فَلِلّٰهِ الۡحَمۡدُ وَالۡمِنَّةُ اَوَّلًا وَآخِرًا عَلٰى مَا وَفَّقَنِيۡ لِهٰذَا الۡعَمَلِ النَّافِعِ الۡجَلِيۡلِ وَمَا كُنۡتُ اَهۡلًا لَهُ. وَهُوَ الۡمُوَفِّقُ وَالۡمُعِيۡنُ وَالۡهَادِيۡ اِلٰى سَوَاءِ السَّبِيۡلِ.

نَسۡاَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى اَنۡ يَّجۡعَلَ عَمَلَنَا هٰذَا خَالِصًا لِوَجۡهِهِ الۡكَرِيۡمِ، وَاَنۡ يَّنۡفَعَنَا بِهِ وَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ، وَ يَتَجَاوَزَ عَمَّا اَخۡطَاۡنَا فِيهِ، رَبَّنَا لَا تُوَاخِذۡنَا اِنۡ نَسِيۡنَا اَوۡ اَخۡطَاۡنَا، وَنَرۡجُوۡا مِنَ الۡقَارِئِ الۡكَرِيۡمِ اَنۡ يَّدۡعُوَ اللّٰهَ تَعَالٰى لَنَا بِالۡعَفۡوِ وَالۡعَافِيَةِ الدَّائِمَةِ فِي الدِّيۡنِ وَالدُّنۡيَا وَالۡآخِرَةِ، اِنَّهُ قَرِيۡبٌ مُجِيۡبٌ.

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

فَارُوۡق خَان الۡمَهَائِمِيُّ الۡمِصۡبَاحِيُّ

عُضۡوُ هَيۡئَةِ التَّدۡرِيۡسِ بِجَامِعَةِ الۡمَدِيۡنَةِ فَيۡضَانِ كَنۡزِ الۡاِيۡمَانِ،

بِمَدِيۡنَةِ دُونغۡرِيۡ، مُدِيۡرَةِ مُومۡبَائِيۡ، وَلَايَةِ مَهَارَاشۡتَر.

يَوۡمُ الۡخَمِيۡسِ - ٦ جُمَادَى الۡاُوۡلٰى ١٤٤٥ھ - ٢٦ نَوۡفَمۡبَرۡ ٢٠٢٣ء

سِيرَةٌ مُوجَزَةٌ لِلشَّيْخِ الْمَهَائِمِي

هُوَ الشَّيْخُ الْفَقِيهُ اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيلَ الْمَهَائِمِيُّ، الْمُلَقَّبُ بِـ "زَيْنِ الدِّيْنِ" وَ "عَلاءِ الدِّيْنِ"، الْمَعْرُوفُ بِـ "الْمَخْدُوْمِ الْفَقِيهِ عَلِيِّ الْمَهَائِمِيِّ" دَاخِلَ الْهِنْدِ وَخَارِجَهَا.

وُلِدَ فِي ١٠/ مِنْ مُحَرَّمٍ سَنَةَ ٧٧٦هـ، وَنَشَأَ وَتَرَعْرَعَ فِي بِيئَةٍ عِلْمِيَّةٍ، فَاَخَذَ الْكُتُبَ الْبُدَائِيَّةَ عَنْ اَبِيهِ الشَّيْخِ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، وَكَانَ اَبُوهُ فَاضِلًا وَشَيْخًا كَامِلًا، وَلٰكِنَّهُ لَمْ يَحْتَظِّ بِحَنَانِ اَبِيهِ اِلَّا لِفَتْرَةٍ قَصِيرَةٍ مَحْدُوْدَةٍ، فَقَدْ مَاتَ عَنْهُ اَبُوْهُ وَهُوَ فِي التَّاسِعِ مِنْ عُمْرِهِ غُلَامًا مُرَاهِقًا، فَغَادَرَتْ بِهِ اُمُّهُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا الْمُتَوَفّٰى بِـ "كَلِيَانْ" اِلٰى بَيْتِ اَبِيهَا فِي "مَهَائِمَ". وَاسْتَوْطَنَتْ بِهَا.

كَانَ الشَّيْخُ الْمَهَائِمِيُّ اُسْوَةً حَسَنَةً وَنَمُوْذَجًا صَادِقًا فِي الْبِرِّ وَالْاِحْسَانِ مَعَ وَالِدَتِهِ. يَشْهَدُ بِهِ مَا حَكَاهُ بَعْضُ مُتَرْجِمِيهِ مِنْ اَنَّ اُمَّهُ طَلَبَتْ مِنْهُ مَرَّةً فِي

اِحۡدَى اللَّيَالِي اَنۡ يَّاتِيَ لَهَا بِمَاءٍ ، فَلَمَّا اَتَاهَا بِالۡمَاءِ وَجَدَهَا قَدۡ غَرِقَتۡ فِي النَّوۡمِ، فَلَمۡ يُوقِظۡهَا اَدَبًا وَ خَوۡفًا مِنۡ اَنۡ يَّلۡحَقَهَا اَذًى وَهُوَ لا يَعۡلَمُ ، وَ رَاقَبَهَا وَحَفۡنَةُ الۡمَاءِ بِيَدِهِ حَتّٰى انۡبَلَجَ اللَّيۡلُ كُلُّهُ وَانۡبَثَقَ الۡفَجۡرُ، فَاسۡتَيۡقَظَتۡ حِيۡنَمَا اُذِّنَ لِصَلَاةِ الۡفَجۡرِ، وَعَلِمَتۡ بِالۡقِصَّةِ، فَفَرِحَتۡ وَانۡتَهَجَتۡ وَرَاحَتۡ تَدۡعُوۡ لَهُ بِدَعَوَاتِ الۡفَوۡزِ وَالنَّجَاحِ.

وَرُبَّمَا بَدَتۡ بَرَكَاتُ دَعَوَاتِهَا وَ ثَمَرَاتُ مُنَاجَاتِهَا بِاَنَّهُ دُعِيَ فِيمَا بَعۡدُ بِلَقَبِ الۡمَخۡدُوۡمِ ، وَاتِيۡحَتۡ لَهُ تَلۡمَذَةُ خِضۡرٍ عَلَيۡهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ ، فَفَازَ مِنۡهُ بِالۡعِلۡمِ اللَّدُنِّيِّ.

كَانَ شَافِعِيَّ الۡمَسۡلَكِ اُوَيۡسِيَّ الۡمَشۡرَبِ ، مُتَابِعًا لِلشَّيۡخِ الۡاَكۡبَرِ مُحِيِّ الدِّيۡنِ ابۡنِ الۡعَرَبِيِّ - رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى - فِي سُلُوۡكِيَّاتِهِ، اَكۡبَرَ مُؤَيِّدٍ لَهُ فِي قَضِيَّةِ وَحۡدَةِ الۡوُجُوۡدِ ، تَشۡهَدُ بِهِ مُعۡظَمُ مُؤَلَّفَاتِهِ.

لَهُ مُؤَلَّفَاتٌ قَيِّمَةٌ كَثِيۡرَةٌ تَتَجَاوَزُ عَنِ الۡمِائَةِ حَسَبَ مَا ذَكَرَهُ مُتَرۡجِمُوۡهُ، اَمَّا اَنَا فَلَمۡ اَعۡثُرۡ اِلَّا عَلٰى اَسۡمَاءِ خَمۡسٍ وَ عِشۡرِيۡنَ كُتُبًا مِنۡهَا، يُوۡجَدُ مِنۡهَا سَبۡعَةَ عَشَرَ كِتَابًا فِي مُخۡتَلِفِ دُوۡرِ الۡكُتُبِ الۡهِنۡدِيَّةِ ، وَالۡبَقِيَّةُ لَمۡ يَبۡقَ مِنۡهَا اِلَّا الۡاَسۡمَاءُ.

اَسۡمَاءُ مُؤَلَّفَاتِهِ:

(١) تَبۡصِيۡرُ الرَّحۡمٰنِ وَ تَيۡسِيۡرُ الۡمَنَّانِ بَعۡضُ مَا يُشِيۡرُ اِلٰى اِعۡجَازِ الۡقُرۡآنِ (اَلۡمَعۡرُوۡفُ بِـ "تَفۡسِيۡرِ الۡمَهَائِمِيِّ" وَ "تَفۡسِيۡرِ الرَّحۡمَانِيِّ").

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

(۲) اَدِلَّةُالتَّوۡحِیۡدِ.

(۳) اَجِلَّةُالتَّائِیۡدِفِیۡ شَرۡحِ اَدِلَّةِالتَّوۡحِیۡدِ.

(٤) مِرۡآةُالۡحَقَائِقِ.

(٥) اِرۡآءَةُالدَّقَائِقِ فِیۡ شَرۡحِ مِرۡآةِالۡحَقَائِقِ.

(٦) اَلنُّوۡرُالۡاَزۡهَرُ فِیۡ كَشۡفِ الۡقَضَاءِوَالۡقَدۡرِ.

(٧) اَلضَّوۡءُالۡاَزۡهَرُ فِیۡ شَرۡحِ النُّوۡرِالۡاَزۡهَرِ.

(٨) اَلۡفِقۡهُ الۡمَخۡدُوۡمِیُّ.

(٩) اَسۡرَارُالۡفِقۡهِ.

(١٠) مَشۡرَعُ الۡخُصُوۡصِ اِلٰی مَعَانِیۡ النُّصُوۡصِ.

(١١) خُصُوۡصُ النِّعَمِ فِیۡ شَرۡحِ فُصُوۡصِ الۡحِكَمِ.

(١٢) زَوَارِفُ اللَّطَائِفِ فِیۡ شَرۡحِ عَوَارِفِ الۡمَعَارِفِ.

(١٣) اِسۡتِجۡلَاءُالۡبَصَرِ فِیۡ الرَّدِّ عَلَی اسۡتِقۡصَاءِالنَّظَرِ.

(١٤) اَلۡفَتَاوٰی الۡمَخۡدُوۡمِیَّةُ.

(١٥) اِمۡحَاضُ النَّصِیۡحَةِ.

(١٦) اِنۡعَامُ الۡمَلِكِ الۡعَلَّامِ بِاَحۡكَامِ حُكۡمِ الۡاَحۡكَامِ.

(١٧) اَلۡوُجُوۡدُ فِیۡ شَرۡحِ اَسۡمَآءِالۡمَعۡبُوۡدِ.

(١٨) تَرۡجَمَةُ لَمۡعَاتِ الۡعِرَاقِیِّ.

(١٩) شَرۡحُ لَمۡعَاتِ الۡعِرَاقِیِّ.

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

(٢٠) اَلرُّتْبَةُ الرَّفِيْعَةُ فِيْ الْجَمْعِ وَالتَّوْفِيْقِ بَيْنَ أَسْرَارِ الْحَقِيْقَةِ وَاَنْوَارِ الشَّرِيْعَةِ.

(٢١) اَلرِّسَالَةُ الْعَجِيْبَةُ.

(٢٢) تَنْوِيْرُ الْجِنَانِ فِيْ تَفْسِيْرِ الْفَاتِحَةِ.

(٢٣) شَرْحُ الْقَصِيْدَةِ الرَّائِيَّةِ.

(٢٤) شَرْحُ سَيِّدِ الْاِسْتِغْفَارِ.

(٢٥) غَايَةُ الْجُوْدِ بِمَعْرِفَةِ وَحْدَةِ الْوُجُوْدِ.

كَانَ الشَّيْخُ مِنْ اَكْبَرِ رِجَالِ الدِّيْنِ، صَاحِبَ الْخَوَارِقِ وَ بَاهِرَ الْكَشْفِ، لَيْسَ كَالنُّسَّاكِ الْمُتَبَتِّلِيْنَ الْمُتَجَرِّدِيْنَ يَأْوُوْنَ فِي كُهُوْفِ الْجِبَالِ وَ غِيْرَانِ الصُّخُوْرِ، لَا هَمَّ لَهُمْ سِوَى هَمِّهِمْ، بَلْ كَانَ يَقْضِيْ اَكْثَرَ اَوْقَاتِهِ بَيْنَ خَلْقِ اللّٰهِ تَعَالٰی يَسْمَعُ شَكْوَاهُمْ وَيُحِلُّ مَشَاكِلَهُمْ، وَيَدْفَعُ عَنْهُمْ اَوْهَامَ الْغَاوِيْنَ وَ يَكْشِفُ شُبُهَاتِ الْمُلْحِدِيْنَ.

تُوُفِّيَ فِي ٨ مِنْ جُمَادَى الْآخِرَةِ سَنَةَ ٨٣٥هـ.(١)

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

(١) مُلَخَّصًا وَمُتَرْجَمًا مِنْ كِتَابِيْ بِاللُّغَةِ الْاُرْدِيَّةِ "سَوَانِحِ مَخْدُوْمْ عَلِي مَهَائِمِيْ"

شَرحُ سَیِّدِالاِسْتِغْفارِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّی،

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ،

خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ،

وَ اَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَ وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ،

اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ،

اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ،

وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ، فَاغْفِرْلِیْ؛

فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ۔

MAULA ALI RESEARCH CENTRE

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(اَللّٰھُمَّ) اَیۡ یا مَنۡ اِلَیۡہِ الۡمَلۡجاءُ وَالتَّضَرُّعُ وَالۡمُشۡتَکٰی، وَعِنۡدَہ الۡعَفۡوُّ وَ الۡمَغۡفِرَۃُ وَ الۡھُدٰی ، وَ فِي الۡوَقَائعِ وَالشَّدَائِدِ یُرۡجٰی ، وَ مِنۡہُ یُطۡلَبُ التَّوۡفِیۡقُ وَالۡمَدَدُ لِتَبۡدِیلِ الۡقَبَائِحِ بِالۡحُسۡنٰی.

(اَنۡتَ) مَعَ عَظَمَتِکَ وَجَلَالِکَ،

(رَبِّيۡ) اَيۡ مُرَبِّيۡ وَمُنۡعِمِيۡ قَدۡ رَبَّیۡتَنِيۡ بِاَنۡوَاعِ التَّرۡبِیَۃِ وَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيَّ بِاَنۡوَاعِ النِّعَمِ تَرۡبِیَۃً بَعۡدَ تَرۡبِیَۃٍ اِنۡعَامًا بَعۡدَ اِنۡعَامٍ مِنۡ مَّنۡشَأِ النُّطۡفَۃِ اِلَی الۡآنَ، لَا تَخۡلُوۡ لَحۡظَۃً وَلَا لَمۡحَۃً مِنِّيۡ اِلَّا تَرۡبِیَتُکَ شَامِلَۃٌ بِيۡ وَاِنۡعَامُکَ مَسۡبُوۡلٌ عَلَيَّ مَعَ کَوۡنِيۡ حَقِیۡرًا ذَلِیۡلًا مُھَانًا ، اَوَّلِيۡ نُطۡفَۃٌ وَآخِرِيۡ جِیۡفَۃٌ مِنۡ غَیۡرِ اسۡتِحۡقَاقٍ لِيۡ عَلَیۡکَ بِشَيۡءٍ، لَا مُرَبِّيَ لِيۡ وَلَا مُنۡعِمَ عَلَيَّ غَیۡرُکَ،

اِذۡ (لَا اِلٰہَ) اَيۡ لَا مُرَبِّيَ وَلَا مُنۡعِمَ عَلَيَّ بِالۡحَقِیۡقَۃِ وَالۡاَصَالَۃِ،

(اِلَّا اَنۡتَ) فَالۡکُلُّ مِنۡکَ وَبِکَ، فَعَلَی الۡمَرۡبُوۡبِ مُطۡلَقًا رِعَایَۃُ حَقِّ الرَّبِّ بِامۡتِثَالِ اَوَامِرِہٖ وَاجۡتِنَابِ نَوَاھِیۡہِ حَتّٰی یُعَدَّ شَاکِرًا لَہٗ،

مَعَ اَنَّکَ (**خَلَقْتَنِيْ**) اَيْ اَوْجَدْتَنِيْ مِنَ الْعَدَمِ مِنَ الْمَاءِ الْمَهِيْنِ وَصَوَّرْتَنِيْ بِاَحْسَنِ صُوْرَةٍ فِيْ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ، مَعَ خَلْقِ قُدْرَةٍ وَقُوَّةٍ فِيَّ، بِهَا اَقْدِرُ عَلَى الْفِعْلِ وَالتَّرْكِ، وَطَوَّلْتَ عُمْرِيْ الَّذِيْ هُوَ رَأْسُ الْمَالِ لِزَرْعِ الْاَعْمَالِ الَّتِيْ بِهَا الْفَوْزُ بِالْجِنَانِ وَالنَّيْلِ بِالرِّضْوَانِ حَتّٰى صِرْتُ عَاقِلًا بَالِغًا.

وَمَنَنْتَ عَلَيَّ بِالْاِسْلَامِ الَّذِيْ هُوَ اَعْدَلُ وَ اَكْمَلُ الْاَدْيَانِ، وَ بَيَّنْتَ بِاِرْسَالِ الْاَنْبِيَآءِ وَالرُّسُلِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَ اِنْزَالِ الْكُتُبِ عَلَيْهِمْ وَ بَعْدَ اِنْقِرَاضِهِمْ بِالْعُلَمَاءِ الْعَامِلِيْنَ مَا احْتِيْجَ اِلَيْهِ دِيْنًا وَّ دُنْيَا وَمَا لِلْاِنْسَانِ وَعَلَيْهِ، بَيَانًا شَافِيًا وَاضِحًا مُفَصَّلًا،

(**وَ**) هٰذِهِ مِنَّـةٌ عَظِيْمَةٌ وَنِعْمَةٌ تَامَّةٌ مِنْكَ عَلَى الْعَبْدِ تَسْتَدْعِيْ شُكْرًا تَامًّا بِصَرْفِ الْاَعْضَاءِ اِلٰى مَا خُلِقَ لِاَجْلِهِ دَائِمًا، لَيْلًا وَنَهَارًا، سَفَرًا وَحَضَرًا، صِحَّةً وَسَقَمًا حَتّٰى يُعَدَّ اَنَّهُ مَشْغُوْلٌ بِالشُّكْرِ وَاِنْ لَمْ يَبْلُغْ شُكْرُهُ عُشْرَ الْمِعْشَارِ، اِذْ مُجَرَّدُ نِعْمَةِ الْوُجُوْدِ لَا تُكَافِئُهَا عِبَادَةُ الْعُمْرِ حَتّٰى لَا يَكُوْنَ مُهْمَلًا عَبَثًا، فَلَزِمَ وَوَجَبَ عَلَيَّ اَنْ اَسْتَقِيْمَ عَلٰى وَفْقِ اَمْرِكَ اِمْتِثَالًا وَاجْتِنَابًا،

اِذْ (**اَنَا عَبْدُكَ**)، فَعَلَى الْعَبْدِ امْتِثَالُ جَمِيْعِ اَوَامِرِ السَّيِّدِ وَ اجْتِنَابُ جَمِيْعِ نَوَاهِيْهِ بِحَيْثُ يَرْضَاه ،حَتّٰى لَا يَسْتَحِقَّ الذَّمَّ وَ الْعِقَابَ ، بَلِ الْمَدْحَ وَالثَّوَابَ،

(**وَ**) لٰكِنْ (**اَنَا**) مَعَ كَوْنِيْ مُقِرًّا بِالْعُبُوْدِيَّةِ اللَّازِمَةِ لَهَا عَدَمُ الْمُخَالَفَةِ (١)

(١) وَفِي الْمَخْطُوْطَتَيْنِ هٰهُنَا: اَللَّازِمَةُ لَهَا اللَّازِمَةُ عَدَمُ الْمُخَالَفَةِ

لِاَمْرِ السَّيِّدِ اَصْلًا وَلَوْ فِيْ هَيِّنٍ،

(عَلٰى عَهْدِکَ) يَا مَنْ هُوَ عَالِمٌ بِصِحَّةِ مَا اَقُوْلُ مِنِ اجْتِنَابِ الْمَنْهِيَّاتِ،

(وَوَعْدِکَ) مِنِ امْتِثَالِ الْاَوَامِرِ،

(مَا اسْتَطَعْتُ) بَلْ عَلٰى اَخْلَافِهِمَا جَرَيْتُ وَفَعَلْتُ، لِكَوْنِيْ بَشَرًا مِنْ بَنِيْ آدَمَ الَّذِيْ هُوَ مَعَ كَوْنِهِ مُشَرَّفًا مُعَظَّمًا مُكَرَّمًا عَلٰى جَمِيْعِ الْمَلَائِكَةِ مُعَلَّمًا مِنَ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى وَفِيْ مَحَلٍّ طَاهِرٍ وَجِوَارٍ عَالٍ، مَا اسْتَطَاعَ عَلَيْهِ، بَلْ عَلٰى خِلَافِهِ فَعَلَ، فَعُوْتِبَ[1] عَلَيْهِ بِمَا عُوْتِبَ وَاُخْرِجَ مِمَّا هُوَ فِيْهِ، فَكَيْفَ اَنَا، الْغَرِيْقُ فِي الْمَعَاصِيْ، وَالذَلِيْلُ الْمَهَانُ الْاُمِّيُّ، لٰكِنْ هٰذَا سُوْءُ صَنِيْعَةٍ[2]، وَقَبِيْحُ فِعْلٍ مِنِّيْ مَعَ مُرَبِّيْ وَخَالِقِيْ، آكُلُ رِزْقَهُ وَ اَطْلُبُ مِنْهُ مَا اَحْتَاجُ اِلَيْهِ وَاَقُوْلُ: لَمْ اَسْتَطِعْ عَلَى امْتِثَالِ اَمْرِکَ وَاجْتِنَابِ نَهْيِکَ، فَهٰذَا ظُلْمٌ صَدَرَ مِنِّيْ عَلٰى نَفْسِيْ، وَكُفْرَانٌ مَعَکَ اَيْضًا، يَقْتَضِي الْعُقُوْبَةَ، وَحِلْمُکَ وَاِنْ لَمْ يُعَجِّلْ بِهَا؛ لٰكِنْ عَاقِبَةُ هٰذَا تَضُرُّ،

لِذٰلِکَ (اَعُوْذُ) اَيْ اَتَحَصَّنُ (بِکَ) يَا مَنْ اِذَا تَحَصَّنَ بِهِ مُتَحَصِّنٌ حَفِظَهُ وَقَوَاهُ وَاَعَانَهُ عَلٰى مَا فِيْهِ خَيْرُهُ وَنَفْعُهُ وَدَفَعَ عَنْهُ جَمِيْعَ مَا يَسُوْءُهُ دِيْنًا وَدُنْيَا،

(مِنْ شَرِّ) اَيْ عِتَابٍ وَعُقُوْبَةِ (مَا) اَيْ فِعْلٍ (صَنَعْتُ) مِنْ قَوْلِي

(۱) وَفِي الْمَخْطُوْطَتَيْنِ هٰهُنَا: فغويت

(۲) وَفِي الْمَخْطُوْطَتَيْنِ هٰهُنَا: ضيعة

الْمَذْكُوْرِ وَ فِعْلِي الْمُوَافِقِ لَهُ ؛ لِاَنَّهُ يُوْجِبُ الْاِبْعَادَ وَالطَّرْدَ وَالْاِظْهَارَ لِلْخَلْقِ اِفْضَاحًا [1]، بَلِ الطَّبْعَ وَالْخَتْمَ ، بَلِ الْاَخْذَ وَ الْاِهْلَاکَ؛ اِذْ خَاصِّيَةُ الذَّنْبِ وَالْعِصْيَانِ كَذٰلِکَ؛ لٰكِنْ لِسَبْقِ رَحْمَتِکَ غَضَبَکَ، مَا فَعَلْتَ بِيْ وَاحِدًا مِنْهَا ، بَلْ اَمْهَلْتَنِيْ لِاَتُوْبَ تَفَضُّلًا وَاِحْسَانًا ، وَاِلَّا خَسِرْتُ خُسْرَانًا عَظِيْمًا ، فَهٰذِهٖ اَيْضًا نِعْمَةٌ عَظِيْمَةٌ بَعْدَ نِعْمَةِ الْاِسْلَامِ،

لِذٰلِکَ **(اَبُوْءُ)** اَيْ اَعْتَرِفُ اِعْتِرَافًا حَقِيْقِيًّا **(لَکَ)** يا مَنِ الْكُلُّ لَهُ **(بِنِعْمَتِکَ)** اَيْ بِكَوْنِکَ مُنْعِمًا **(عَلَيَّ)** وَمُحْسِنًا اِلَيَّ، سَيِّمَا بِالْاِمْهَالِ بَعْدَ الْمُخَالَفَةِ وَالْعِصْيَانِ،

(وَاَبُوْءُ) اَيْ اَعْتَرِفُ كَذٰلِکَ **(بِذَنْبِيْ)** اَيْ بِكَوْنِيْ مُذْنِبًا عَاصِيًا مُسْتَحِقًّا لِلْاِبْعَادِ وَالطَّرْدِ وَغَيْرِ ذٰلِکَ مِمَّا يَلِيْقُ الْعُصَاةُ بِهٖ، فَبِسَبَبِ اِقْدَامِيْ عَلٰى مُخَالَفَتِکَ لَمْ يَبْقَ لِيْ جَاهٌ عِنْدَکَ ، وَبِاِعْطَائِکَ الْقُدْرَةَ عَلَى الْفِعْلِ وَالتَّرْکِ لَمْ يَبْقَ لِلْاِعْتِذَارِ وَجْهٌ ؛ لٰكِنْ فِعْلُکَ مَعَ اَبِي الْبَشَرِ آدَمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ بَعْدَ مَا عَصَاکَ حَيْثُ قُلْتَ:

﴿وَعَصٰۤى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى۝﴾

﴿ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى۝﴾ [2]

[وَقُلْتَ:]

[1] وَفِي الْمَخْطُوْطَتَيْنِ هٰهُنَا: فضيحة

[2] اَلْقُرْاٰنُ الْحَكِيْمُ، سُوْرَةُ طٰهٰ:20، رَقْمُ الْاٰيَةِ:121-122

﴿فَتَلَقّٰۤى اٰدَمُ مِنۡ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيۡهِ ؕ﴾ (١)

اَرۡشَدَ الۡعُصَاةَ وَالۡمُذۡنِبِيۡنَ اِلَى التَّوۡبَةِ الَّتِيۡ هِيَ الۡمَاحِيَةُ اَثَرَ الذُّنُوۡبِ وَالۡوَسِيۡلَةُ بَيۡنَ الۡعَبۡدِ الۡهَارِبِ وَالسَّيِّدِ.

وَقَوۡلُکَ:

"مَنۡ تَقَرَّبَ اِلَيَّ شِبۡرًا تَقَرَّبۡتُ اِلَيۡهِ ذِرَاعًا ، وَمَنۡ تَقَرَّبَ اِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبۡتُ اِلَيۡهِ بَاعًا وَمَنۡ مَشٰى اِلَيَّ اَتَيۡتُهٗ هَرۡوَلَةً." (٢)

رَغِبَ الۡمُعۡرِضِيۡنَ عَنۡکَ ، اَلۡمُخَالِفِيۡنَ لِاَمۡرِکَ ، اَنۡ يَّرۡجِعُوۡا اِلٰى بَابِکَ ، وَيَلۡتَمِسُوۡا مِنۡ فَضۡلِکَ وَرَحۡمَتِکَ ، وَيَتَّبِعُوۡا اَمۡرَکَ.

وَقَوۡلُ حَبِيۡبِکَ سَيِّدِ الۡاَوَّلِيۡنَ وَالۡاٰخِرِيۡنَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ:

"اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنۡبِ كَمَنۡ لَا ذَنۡبَ لَهٗ." (٣)

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

شَوَّقَ الۡمُنۡهَمِکِيۡنَ فِي الۡمُخَالَفَةِ وَالۡعِصۡيَانِ بِالتَّوۡبَةِ عَنۡهَا وَالۡعَمَلِ الصَّالِحِ بَعۡدَهَا ، لِيُبَدِّلَ اللّٰهُ سَيِّئَاتِهِمۡ حَسَنَاتٍ ، بِمُقۡتَضٰى قَوۡلِهٖ:

﴿اِلَّا مَنۡ تَابَ وَ اٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ

(١) اَلۡقُرۡاٰنُ الۡحَكِيۡمُ ، سُوۡرَةُ الۡبَقَرَةِ:2 ، رَقۡمُ الۡاٰيَةِ:37

(٢) اَخۡرَجَهُ الۡبُخَارِيُّ فِيۡ صَحِيۡحِهٖ عَنۡ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنۡهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يَرۡوِيۡهِ عَنۡ رَبِّهٖ ، قَالَ: إِذَا تَقَرَّبَ الۡعَبۡدُ اِلَيَّ شِبۡرًا تَقَرَّبۡتُ اِلَيۡهِ ذِرَاعًا ، وَاِذَا تَقَرَّبَ مِنِّيۡ ذِرَاعًا تَقَرَّبۡتُ مِنۡهُ بَاعًا ، وَاِذَا اَتَانِيۡ مَشۡيًا اَتَيۡتُهٗ هَرۡوَلَةً. (اَلصَّحِيۡحُ لِلۡبُخَارِيِّ ، كِتَابُ التَّوۡحِيۡدِ ، بَابُ ذِكۡرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ وَرِوَايَتِهٖ عَنۡ رَبِّهٖ ، رَقۡمُ الۡحَدِيۡثِ:7536)

(٣) اَخۡرَجَهُ ابۡنُ مَاجَه فِيۡ سُنَنِهٖ عَنۡ اَبِيۡ عُبَيۡدَةَ بۡنِ عَبۡدِ اللّٰهِ عَنۡ اَبِيۡهِ ، فِيۡ كِتَابِ الزُّهۡدِ ، بَابُ ذِكۡرِ التَّوۡبَةِ ، رَقۡمُ الۡحَدِيۡثِ:4391

سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝﴾(١)

فَاَتُوْبُ اِلَيْکَ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِلْمَعَاصِيْ كُلِّهَا ، يا مَنْ بَابُهُ مَفْتُوْحٌ لِلتَّائِبِيْنَ وَمُنَادِيْهِ يُنَادِيْ:

”هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ؟ فَاَغْفِرَلَهُ ، وَهَلْ مِنْ تَائِبٍ ؟ فَاَتُوْبَ عَلَيْهِ كَرَمًا وَّ لُطْفًا .“(٢)

وَنَدِمْتُ عَلٰى مَا فَعَلْتُ ، وَ قُلْتُ (٣) مِمَّا لَا تَرْضَاهُ ، وَ عَزَمْتُ عَلٰى اَنْ لَا اَعُوْدَ (٤) اِلَيْهِ اَصْلًا .

فَاِذَا تُبْتُ اِلَيْکَ وَاسْتَغْفَرْتُکَ يا مَنْ يُحِبُّ التَّائِبِيْنَ وَ الْمُسْتَغْفِرِيْنَ ، (فَاغْفِرْ لِيْ) الْمَغْفِرَةَ الْمَوْعُوْدَةَ لِلْمُسْتَغْفِرِيْنَ وَ لِوَالِدَيَّ وَ لِجَمِيْعِ عُصَاةِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ ، وَارْحَمْنِيْ وَتُبْ عَلَيَّ وَاعْفُ عَنِّي - يا مَنْ اِذَا عَفَا سِيَّمَا الْكُلَّ لَمْ يَنْقُصْ مِنْ مُلْكِهِ شَيْءٌ - عُقُوْبَةَ جَمِيْعِ ذُنُوْبِيْ ؛ اِذْ لَوْ بَقِيَ وَاحِدٌ

MAULA ALI RESEARCH CENTRE

(١) اَلْقُرْاٰنُ الْحَكِيْمُ، سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ: 25، رَقْمُ الْاٰيَةِ: 70

(٢) اَخْرَجَهُ الدَّارَقُطْنِيُّ فِى النُّزُوْلِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بِهٰذَا اللَّفْظِ:

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

اِذَا مَضٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ اَوْ نِصْفُ اللَّيْلِ نَزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا ، فَقَالَ:

”هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَاُعْطِيَهُ، هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَ لَهُ، هَلْ مِنْ تَائِبٍ فَاَتُوْبَ عَلَيْهِ، هَلْ مِنْ دَاعٍ فَاُجِيْبَهُ“، هٰذَا لَفْظُ النَّيْسَابُوْرِيِّ.

(النزول لِلدَّارَقُطْنِيِّ، ذِكْرُ الرِّوَايَةِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِکَ، رَقْمُ الْحَدِيْثِ: 38)

(٣) وَفِى الْمَخْطُوْطَةِ الْاُوْلٰى: قَدَّمْتُ

(٤) وَفِى الْمَخْطُوْطَةِ الْاُوْلٰى: لَا اَعُوْدَ

وَلَوۡ مِنۡ نَوۡعٍ هَيِّنٍ يَضُرُّ ، وَاِنَّمَا اَطۡلُبُ مِنۡکَ بِالتَّوۡبَةِ -يَا مَنۡ اِذَا سُئِلَ اَعۡطٰى- غُفۡرَانَ الذُّنُوۡبِ وَالۡعَفۡوِ عَنۡهَا دُوۡنَ غَيۡرِکَ؛ **(فَاِنَّهٗ)** لَمۡ يَكُنۡ فِيۡ يَدِ وَاحِدٍ سِوَاکَ غُفۡرَانُهَا وَ لَا شَيۡءٌ دُوۡنَهَا ، اِذۡ **(لَا يَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ)** وَلَا يَعۡفُوۡ عَنۡهَا لِكَوۡنِ عُقُوۡبَتِهَا حَقُّکَ -يَا مَنۡ هُوَ غَنِيٌّ عَنِ الۡعَالَمِيۡنَ- **(اِلَّا اَنۡتَ)** كَيۡفَ؟ وَمَا سِوَاکَ مَمۡلُوۡکٌ لَکَ، وَالۡمَمۡلُوۡکُ لَا يَقۡدِرُ عَلٰى اِبۡرَاءِ حَقِّ الۡمَالِکِ.

وَمِنۡ حِكۡمَتِکَ وَ عَظِيۡمِ مِنَّتِکَ وَ عَمِيۡمِ لُطۡفِکَ التَّامِّ بِالۡعِبَادِ اَيۡضًا: جَعَلۡتَ التَّوۡبَةَ اِلَى الۡعَاصِيۡ دُوۡنَ غَيۡرِهٖ ، وَ وَعَدۡتَّ الرَّحۡمَةَ وَالۡعَفۡوَ وَالۡغُفۡرَانَ عَلَيۡهَا ؛ لٰكِنۡ لَا لِجَلۡبِ نَفۡعٍ عَنۡهُمۡ، وَلَا لِدَفۡعِ ضَرٍّ عَنۡکَ، بَلۡ لِنِجَاتِهِمۡ وَفَلَاحِهِمۡ:

﴿يَوۡمَ يَفِرُّ ٱلۡمَرۡءُ مِنۡ أَخِيهِ ۝ وَأُمِّهِۦ وَأَبِيهِ ۝ وَصَٰحِبَتِهِۦ وَبَنِيهِ ۝ لِكُلِّ ٱمۡرِيٍٕ مِّنۡهُمۡ يَوۡمَئِذٍ شَأۡنٌ يُغۡنِيهِ ۝﴾(١)

مِنۡ شِدَّةِ هَوۡلِهٖ وَعَمِيۡمِ بَلَائِهٖ يَقُوۡلُ الۡاَنۡبِيَاءُ وَالۡمُرۡسَلُوۡنَ صَلَاةُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيۡهِمۡ:

"يَا رَبِّ نَفۡسِيۡ نَفۡسِيۡ."(٢)

فَمَنۡ عَلٰى هٰذَا الۡوَجۡهِ بَعۡدَ مُسَاعَدَةِ الۡحَالِ الۡمَقَالَ تَوۡبَتُهٗ وَاسۡتِغۡفَارُهٗ لَا مَحَالَةَ يُقۡبَلُ مِنۡهُ وَ يُغۡفَرُ لَهٗ؛ لِاَنَّهٗ تَوۡبَةٌ وَاسۡتِغۡفَارٌ تَامٌّ، جَمِيۡعُ الۡاِسۡتِغۡفَارَاتِ رَاجِعَةٌ اِلَيۡهِ ، اِذۡ مَا مِنِ اسۡتِغۡفَارٍ اِلَّا وَ فِيۡهِ شَيۡءٌ مِنۡهُ ؛ وَلِهٰذَا سُمِّيَ "سَيِّدُ

(١) اَلۡقُرۡاٰنُ الۡحَكِيۡمُ، سُوۡرَةُ عَبَسَ: 80، رَقۡمُ الۡاٰيَةِ: 34 تا 37
(٢) اَخۡرَجَهُ الۡبُخَارِيُّ فِيۡ صَحِيۡحِهٖ عَنۡ اَبِيۡ هُرَيۡرَةَ، كِتَابُ التَّفۡسِيۡرِ، بَابُ قَوۡلِهٖ: ذُرِّيَّةَ مَنۡ حَمَلۡنَا مَعَ نُوۡحٍ اِنَّهٗ كَانَ عَبۡدًا شَكُوۡرًا، رَقۡمُ الۡحَدِيۡثِ: 4712

الۡاِسۡتِغۡفَارِ".

ثَوَابُهُ جَزِيۡلٌ، حَتّٰى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ:

مَنۡ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوۡقِنًا بِهَا ، فَمَاتَ مِنۡ يَّوۡمِهِ قَبۡلَ اَنۡ يُّمۡسِيَ ، فَهُوَ مِنۡ اَهۡلِ الۡجَنَّةِ، وَمَنۡ قَالَهَا مِنَ اللَّيۡلِ وَهُوَ مُوۡقِنٌ بِهَا ، فَمَاتَ قَبۡلَ اَنۡ يُّصۡبِحَ، فَهُوَ مِنۡ اَهۡلِ الۡجَنَّةِ.

رَوَاهُ الۡبُخَارِيُّ وَالتِّرۡمِذِيُّ وَالنِّسَائِيُّ.(١)

تَمَّتۡ "شَرۡحُ سَيِّدِ الۡاِسۡتِغۡفَارِ" مِنۡ تَصۡنِيۡفِ عَلَّامَةِ الدَّهۡرِ الۡوَاصِلِ بِاللّٰهِ مَخۡدُوۡمِنَا وَسَيِّدِنَا الۡفَقِيۡهِ عَلِيِّ الۡمَهَائِمِيّ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ وَلِمَنۡ تَبِعَهُ.

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

(١) اَخۡرَجَهُ الۡبُخَارِيُّ فِيۡ صَحِيۡحِهِ عَنۡ شَدَّادِ بۡنِ أَوۡسٍ ، كِتَابُ الدَّعۡوَاتِ ، بَابُ مَا يَقُوۡلُ اِذَا اَصۡبَحَ ، رَقۡمُ الۡحَدِيۡثِ:6323

مولا علی ریسرچ سینٹر کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ دنیا بھر کی لائبریریوں سے اسلافِ کرام کی ایسی کتابیں حاصل کی جائیں جو اب تک شائع نہیں ہوئیں یا شائع تو ہوئیں مگر اب نایاب ہو چکی ہیں۔ اُن کتابوں پر از سر نو جدید انداز میں کام کیا جائے۔ اگر وہ کتابیں عربی یا فارسی زبان میں ہوں ، تو اردو، ہندی اور انگلش تینوں زبانوں میں اُن کا آسان ترجمہ کیا جائے۔ عربی اور فارسی متن کی تحقیق کی جائے، مشکل کتابوں کی تسہیل کی جائے اور اُن کی اشاعت کروا کر انھیں دنیا بھر کی لائبریریوں، اہلِ علم، محققین، اسکالرز اور عوام تک پہنچایا جائے۔

Maula Ali Research Centre

aims to acquire old Islamic manuscripts (Interpretations, Commentaries, Exegesis, etc.) of our ancestors from libraries across the world which have not been published; if published, they are no longer accessible, etc. and work upon its publication according to modern standards by carrying out research on the Arabic and Persian scripts, referencing, easy translation into multiple languages, mainly English, Hindi and Urdu, and lastly, printing and distributing it amongst the scholars, research experts, intellectuals and the entire Muslim Ummah.

ISBN: 978-81-982491-6-6

9 788198 249166

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI
WWW.MINARAMASJID.COM